کر احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ کفر دو قسم ہے ایک کفر عباد اور یہ کفر باتفاق علماء ایمان
سے خارج نہیں کرتا دلیل اسکی حدیث ابن عباس ہے رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اریت النار فاذا اکثر اھلہا النساء یکفرن قیل ایکفرن باللہ
قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احداھن الدھر ثم رأت منک
شیئا قالت ما رأیت منک خیرا قط۔ رواہ البخاری ومسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ مجھے دوزخ دکھائی گئی پس ناگاہ اکثر اہل دوزخ عورتیں ہیں جو کفر کرتی ہیں کہا گیا
کیا کفر کرتی ہیں ساتھ اللہ کے فرمایا کفر کرتی خاوند کا اور کفر کرتی ہیں احسان کا اگر احسان
کرے تو طرف ایک کی ان میں سے مدت تک پھر دیکھے تجھ سے کوئی چیز برخلاف مرضی اپنی
کے تو کہتی ہے کہ میں نے تجھ سے کبھی نیکی نہیں دیکھی فائدہ پس یہ کفر کفران نعمت
اور احسان کا ہے یعنے ناشکری اسکی اور حدیث عقبہ بن عامر کی قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من ترک الرمی بعد ما علمہ فقد کفر الذی علمہ۔ رواہ الدارمی وابو
داؤد واللفظ للدارمی ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے چھوڑ دی تیر اندازی
پیچھے اسکے سیکھنے کے پس تحقیق کفران کیا اس شخص کا جسنے سکھایا اسکو یعنے ناشکری کی استاد
کی اور اسی قبیل سے ہے حدیث جریر کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد
ابق من موالیہ فقد کفر حتی یرجع الیہم۔ رواہ مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکوں سے پس تحقیق کافر ہوا یہاں تک کہ پھر کر آوے انکی طرف اور اسی قبیل
سے ہے حدیث ابوہریرہ کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رغب عن
ابیہ فقد کفر۔ رواہ مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے
روگردانی کی اپنے باپ کی پس تحقیق وہ کافر ہوا۔ اور ایسا ہی حدیث ابن مسعود کی قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المؤمن فسوق وقتالہ کفر۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی
والنسائی وابن ماجہ ورواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن مغفل والدارقطنی فی الافراد عن جابر

ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دشنام دینا مسلمان کو گناہ ہے اور قتال اسکا کفر ہے قال اللہ تعالے وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما ترجمہ فرمایا اللہ تعالے نے اگر دو گروہ مسلمانون سے مقاتلہ کرین پس صلح کرادو ان دونون مین امام بخاری نے اپنی صحیح مین کہا ہے کہ اللہ تعالے نے ان دونو گروہ کا نام مومنین کہا انتہے پس معلوم ہوا کہ یہ کفر ایمان سے خارج نہین کرتا اور اسی قبیل سے ہی جو حدیث ابی ہریرہ مین ہے کہ طعنہ کرنا نسب مین کفر ہے رواہ احمد ومسلم - اور ایسا ہی جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوذر کو کہا اعیرتہ بامہ انک امرأ فیك جاھلیۃ - رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی ترجمہ کیا تو عار دے اسکو اسکی مان کے ساتھہ تحقیق تو شخص ہے کہ بیچ تیرے کفر ہے - اور دوسرا کفر باللہ اور یہ دو قسم ہے ایک کفر جحود وعناد جیسا کہ اللہ تعالے اور رسول اور ماجاء بہ الرسول کو نہ ماننا اگرچہ ایک ہی حکم کا انکار ہو تو یہ کفر باتفاق علماء مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کردیتا ہے اسلیے کہ یہ کفر ضد ایمان ہے پس دونو کا جمع ہونا محال ہے -

اور دوسرا عملی ہے قولی ہو جیسا سب خدا ورسول اور حکم بغیر ما انزل اللہ اور تصدیق کاہن وغیرہ یا فعلی ہو جیسا بت وغیرہ کو سجدہ کرنا اور اہانت قرآن مجید کی اور اس کفر عملی کی کئی شاخین ہین - عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلھا قول لا الہ الا اللہ وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کی کتنی اور ستر شاخین ہین بہتر افضل انمین سو ہے کہنا لا الہ الا اللہ کا اور کمتر انمین سے ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور حیا ایک شاخ ہے ایمان سے پس جو چیز کہ ایمان کی شاخون کی ضد ہے وہ سب کفر کی شاخین ہین قال الشیخ ابن القیم فی کتاب الصلوۃ فالکفر والایمان متقابلان اذا زال احدھما خلفہ الاخر ولما کان

الایمان اصلا له شعب متعددة وكل شعبة منها تسمى ايمانا فالصلوة من
الايمان وكذلك الزكوة والحج والصيام والاعمال الباطنة كالحياء والتوكل
والخشية من الله والانابة اليه حتى تنتهى هذه الشعب الى اماطة الاذى عن
الطريق فانه شعبة من شعب الايمان وهذه الشعب منها ما يزول الايمان بزوالها
كشعبة الشهادة ومنها ما لا يزول بزوالها كترك اماطة الاذى عن الطريق
وبينهما شعب متفاوتة تفاوتا عظيما منها ما يلحق بشعبة الشهادة ويكون اليها
اقرب ومنها ما يلحق بشعبة اماطة الاذى ويكون اليها اقرب وكذلك
الكفر ذو اصل وشعب فكما ان شعب الايمان ايمان فشعب الكفر كفر و
الحياء شعبة من الايمان وقلة الحياء شعبة من شعب الكفر والصدق شعبة
من شعب الايمان والكذب شعبة من شعب الكفر والصلوة والحج والزكوة
والصيام من شعب الايمان وتركها من شعب الكفر والحكم بما انزل الله من شعب الايمان
والحكم بغير ما انزل الله من شعب الكفر والمعاصى كلها من شعب الكفر كما ان
الطاعات كلها من شعب الايمان وشعب الايمان قسمان قولية وفعلية
وكذلك شعب الكفر نوعان قولية وفعلية ومن شعب الايمان القولية
شعبة يوجب زوالها زوال الايمان فكذلك من شعبة الفعلية ما يوجب زوالها
زوال الايمان وكذلك شعب الكفر القولية والفعلية فكما يكفر بالاتيان
بكلمة الكفر اختيارا وهى شعبة من شعب الكفر فكذلك يكفر بفعل شعبة من
شعبه كالسجود للصنم والاستهانة بالمصحف ترجمہ شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ
میں کہا ہے کہ کفر اور ایمان ایک دوسرے کے مقابل ہیں جب ایک چلا جاوے تو اسکے پیچھے ہاں
دوسرا آجاتا ہے اور جب ہوا ایمان اصل کہ اُس کی شاخیں متعدد ہیں اور ہر شاخ اُس کی بنام
ایمان موسوم ہے پس نماز بھی ایمان میں ہے اور ایسا ہی زکوۃ اور حج اور صیام اور

اعمال باطنی جیسے حیا اور توکل اور اللہ کا خوف اور رجوع طرف اوس کے یہانتک کی
پہنچ جاتی ہین یہ شاخین اماطۃ الایذا تک جو دور کرنا ایذا کی چیز کا ہے راہ سے پس تحقیق وہ
ایک شاخ ہے ایمان کی شاخون سے اور بعض شاخین اُنمین سے ایسی ہین کہ انکے دور ہونے
ایمان دور ہو جاتا ہے جیسا کلمۂ شہادت اور بعض ایسی ہین کہ اون کے دور ہونے سے
ایمان دور نہین ہوتا جیسا نہ دور کرنا ایذ کی چیز کا راستے اور درمیان ان دونو شاخون
کے اور شاخین ہین کہ اونکا آپسمین بڑا فرق ہے بعض اون مین سے وہ ہین کہ کلمہ شہادت کے
ساتھ لاحق ہین اور اُس کی طرف قریب اور بعض اُن مین سے وہ ہین جو شعبہ اماطۃ الاذی کے
ساتھ لاحق ہین اور اسکے قریب اور ایسا ہی کفر کا اصل اور شاخین ہین پہر جیسا کہ ایمان کی
شاخین ایمان ہین ویسا ہی کفر کی شاخین کفر ہین اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی اور بیحیائی ایک
شاخ ہے کفر کی شاخون مین سے اور راست گوئی ایک شاخ ہے ایمان کی شاخون سے اور جہوٹھ
ایک شاخ ہے کفر کی شاخون سے اور نماز اور زکوۃ اور حج اور صیام ایمان کی شاخون سے ہین اور
ترک اونکی کفر کی شاخون سے ہی اور حکم بما انزل اللہ ایمان کی شاخون سے ہی اور حکم بغیر ما انزل
اللہ کفر کی شاخون سے ہی اور تمام گناہ کفر کی شاخین ہین جیسا کہ کل عبادتین ایمان کی
شاخین ہین اور ایمان کی شاخین دو قسم ہین قولی اور فعلی اور ایسا ہی کفر کی شاخین دو قسمین
ہین قولی اور فعلی اور بعض قولی شاخین ایمان کی ایسی ہین کہ ان کے دور ہونے سے ایمان
دور ہو جاتا ہے پس ایسا ہی ایمان کی فعلی شاخون مینسے بعض ایسی ہین کہ اون کے دور ہونے
سے ایمان دور ہو جاتا ہے اور ایسا ہی کفر کی شاخین قولی اور فعلی ہین پس جیسا کہ باختیار
کلمہ کفر کا بولنے سے جو ایک شاخ ہے کفر کی شاخون سے کافر ہو جاتا ہے پس ایسا ہی کافر
ہو جاتا ہے ساتھ کرنے بعض فعلی شاخین کفر کے جیسا بت کو سجدہ کرنا اور قرآن
کی اہانت کرنا۔
پس کفر عملی کی شاخین دو قسم ہین ایک وہ جنکے کرنے سے ایمان دور ہو جاتا ہے کیونکہ منافی ایمان

ہیں جیسے کہ ترک کرنا کلمۂ شہادت کا اور بت کو سجدہ کرنا اور اہانت قرآن مجید کی اور قتل اور دشنام پیغمبر کی اور دوسری وہ شاخیں جنکے کرنے سے ایمان زائل نہیں ہوتا اور یہ ایمان کے ساتھ جمع ہو سکتی ہیں جیسا کہ حکم بغیر ما انزل اللہ اور زنا کرنا اور شراب پینا اور حلف بغیر اللہ اور نوحہ اور فخر بانساب اور استسقار بالنجوم وغیرہ اگرچہ ان اعمال پر حدیث شریف میں لفظ کفر کا وارد ہے لیکن اور احادیث اور اقوال اصحاب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کفر دون کفر ہے یعنے کم درجہ کا کفر جو ایمان کے جمع ہو سکتا ہے عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکٰفرون قال انه لیس الکفر الذی یذھبون الیه انه لیس کفر ینقل عن الملة دون کفر۔ رواه البیھقی فی سننه والحاکم وصححه وابن ابی حاتم وابن المنذر وسعید بن منصور ترجمہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے جو کوئی حکم کرے الله کے اتارے پر سو وہی لوگ کافر ہیں اور کہا ابن عباس نے اسکی تفسیر میں کہ یہ کفر وہ نہیں جسکی طرف لوگ جاتے ہیں تحقیق یہ کفر دین سے نہیں نکالتا یہ کفر کم درجہ کا کفر ہے

عن طاؤس سئل ابن عباس عن قوله تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکٰفرون قال ھو به کفر ولیس کمن کفر باللہ وملائکته وکتبه ورسله رواه عبد الرزاق ترجمہ سوال کیے گئے ابن عباس تفسیر آیت ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکٰفرون سے فرمایا کہ یہ انہیں کفر ہے اور نہیں یہ مثل اس شخص کے جو کافر ہوا ساتھ اللہ کے اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں کے۔

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن ولا یشرب الخمر حین یشرب وھو مومن الحدیث رواه البخاری ومسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہیں زنا کرتا زنا کرنیوالا جسوقت زنا کرتا ہے اور وہ مومن اور نہیں چوری کرتا چوری کرنے والا جسوقت چوری کرتا ہے اور وہ مومن اور نہیں پیتا شراب جسوقت پیتا ہے اور وہ مومن

**فائدہ** اور حدیث ابی ہریرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زانی کا ایمان زائل نہیں ہوتا بلکہ اوسکے ساتھہ رہتا ہے اُسکے سر پر۔

من ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنی العبد خرج منہ الایمان فکان فوق راسہ کالظلۃ فاذا خرج عن ذلک العمل رجع الیہ الایمان رواہ ابوداؤد والترمذی والحاکم فی المستدرک وھو صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت زنا کرتا ہے بندہ نکلجاتا ہے اس سے ایمان پھر ہوتا ہے اُسکے سر پر مثل سائبان کے پھر جب نکل آتا ہے اس کام سے پھر آتا ہے ایمان اُسکی طرف۔

قال الطیبی قال التورپشتی فیہ اشارۃ الی انہ وان خالف حکم الایمان فانہ تحت ظلہ لا یزول عنہ حکمہ ولا یرتفع عنہ اسمہ ترجمہ کہا طیبی نے کہ کہا تورپشتی نے اس حدیث مین اشارہ ہے اس بات کیطرف کہ اگرچہ زانی نے حکم ایمان کے مخالفت کی پھر بھی وہ اُسکے سایہ کے نیچے ہے حکم ایمان کا اُس سے دور نہیں ہوتا اور نہیں اوٹھہ جاتا اُس سے نام ایمان کا اسیواسطے بخاری نے اپنے صحیح مین کہا ہے لا یکون ھذا مومنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان ترجمہ نہیں ہوتا یہ شخص مومن پورا اور نہیں ہوتا اُسکے لیے نور ایمان کا اور حدیث ابی ذر کی جو بخاری اور مسلم مین ہے بہت بڑی دلیل ہے اسپر کہ زنا اور سرقہ مومن کو ایمان سے خارج نہیں کرتا کہا ابوذر نے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ پھر اوسپر فوت ہوگیا داخل ہوگا بہشت مین قلت ان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق کہا مینے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا حضرت نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یہ تکرار تین مرتبہ ہوا۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب خمرا خرج نور الایمان من جوفہ رواہ الطبرانی فی الاوسط ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پیا شراب نکلجاتا ہے اُسکے باطن سے نور ایمان کا **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا

اور شراب خوری میں کہ ان تینوں ہوتا وقال الترمذی لا نعلم احدا کفر احدا بالزنا والسرقة وشرب الخمر کہا ترمذی نے اپنے جامع میں کہ نہیں جانتے ہم کسیکو جو کافر کہا ہو اس نے کسیکو بسبب زنا اور چوری اور شراب خوری کے

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف بغير الله فقد كفر او اشرك رواه احمد والترمذی وقال حسن والحاكم في المستدرك وقال صحيح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے قسم کھائی غیر اللہ کی پس تحقیق اوسنے کفر کیا یا فرمایا کہ شرک کیا اور یہ کفر اور شرک کمتر درجہ کا ہے کہا ترمذی نے کہ حجت اسپر حدیث ابن عمر ہے کہ

سمع النبي صلى الله عليه وسلم عمر وهو يقول وابي وابي فقال الا ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم رواه الترمذی ترجمہ سنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر کو کہ وہ کہتے تھے میرے باپ کی قسم میرے باپ کی قسم پس فرمایا حضرت نے خبردار اللہ تعالے منع کرتا ہے تمکو یہ کہ تم اپنے آبا کی قسم کھاؤ **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر اللہ ایمان سے خارج نہیں کرتی مگر عادت کے طور پر بغیر ارادہ تعظیم غیر اللہ کے ہو تو درجہ اباحت میں ہے جیسا کہ حدیث اعرابی میں ہے جو نماز سے سوال کرتا تھا فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے افلح وابیه ان صدق رواه مسلم وابو داود عن طلحة بن عبيد الله یعنے خلاص ہوا قسم اسکے باپ کی اگر اس نے سچ کہا

عن ابي مالك الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع في امتي من امر الجاهلية لا يتركونهن الفخر في الاحساب والطعن في الانساب والاستسقاء بالنجوم والنياحة رواه مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزیں میری امت میں کفر کے کاموں سے ہیں کہ نہیں چھوڑیں گے انکو فخر کرنا احساب پر اور طعن کرنا انساب میں اور طلب بارش کی ساتھ چال ستاروں کے اور نوحہ کرنا

عن عبادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من فعل الجاهلية لا يدعهن

اهل الاسلام استسقاء بالکواکب وطعن فی النسب والمنیاحة رواه الطبرانی فی الکبیر ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین کام کفر سے نہین چھوڑینگے اونکو اہل اسلام طلب بارش کی ساتھ چال ستارون کے اور طعن کرنا نسب مین اور نوحہ کرنا فائدہ

لفظ اربع فی امتی اور لا یدعهن اهل الاسلام سے ظاہر ہے کہ یہ کفر کم درجہ کا ہے جو ایمان کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے اور ایسا ہی اور اعمال جنپر حدیث مین لفظ کفر کا وارد ہے اس لیے کہ کل اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کسی عمل کو سوا ترک صلوۃ کے کفر نہین جانتے تھے اب کلام ترک صلوۃ مین باقی رہی جو مقصود اصلی ہے یعنی ترک صلوۃ کفر کے ان شعب مین سے ہے جو مضاد ایمان ہین یا ان شعب مین سے جو مضاد ایمان نہین ۔ پس اکثر علماء کے نزدیک ترک صلوۃ کفر کے ان شعب مین سے ہے جو مضاد ایمان ہین دلیل اول اسپر یہ کہ صلوۃ احادیث صحیحہ مین مقرون بشہادتین واقع ہے اور جیسا کہ درست اور فاسد ہونا عملون کا کلمہ شہادت پر موقوف ہے ایسا ہی صلوۃ پر موقوف ہو کما سیجئی ۔ پس جیسا کہ ترک کلمہ شہادت مضاد ایمان ہے ایسا ہی ترک صلوۃ مضاد ایمان ہوگی اور دلیل دوسری یہ ہے کہ کل اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اتفاق رکھتے ہین اسپر کہ تارک الصلوۃ کافر ہے ۔ اور دلیل تیسری یہ ہے کہ جیسا بت اور سورج وغیرہ کو سجدہ کرنا قرینہ ہے

عدم تصدیق پر کما ذکرہ صاحب المقاصد وصاحب المواقف من صدق بما جاء به النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع ذلک سجد للشمس ینبغی ان یکون مؤمنا والاجماع علی خلافه

قلنا هو دلیل عدم التصدیق ترجمہ صاحب مقاصد اور صاحب مواقف نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص تصدیق کرتا ہے اور مانتا ہے ان احکام کو جو لائے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور باوجود اسکے سورج کو سجدہ کرتا ہے چاہیے کہ وہ مومن ہو ہم کہتے ہین کہ یہ دلیل عدم تصدیق یعنے نہ ماننے کی ہے اور قتل اور سب پیغمبر اور پھینکنا قرآن کا قاذورات مین بھی دلیل ہے عدم تصدیق پر کما ذکرہ صاحب شرح العقائد ایسا ہی ترک صلوۃ کہ قرین الشہادتین اور عمود الاسلام

اور اس الذین سے قرینہ صریحہ ہے عدم تصدیق پر خصوصا صاحب اصرار پر قال الشیخ ابن القیم
فی کتاب الصلوٰۃ لا یصر علی ترک الصلوٰۃ اصرارا مستمرا من یصدق بان اللہ امر بہا
اصلا فانہ یستحیل فی العادۃ والطبیعۃ ان یکون الرجل مصدقا تصدیقا
جازما ان اللہ تعالی فرض علیہ کل یوم خمس صلوات فانہ یعاقبہ علی
ترکہا اشد العقاب وہو مع ذلک مصر علی ترکہا ہذا من المستحیل قطعا فلا یحافظ علی
ترکہا مصدق بفرضہا ابدا ترجمہ شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں کہا ہے کہ
نہیں اصرار کرتا ترک صلوٰۃ پر اصرار کرنا ہمیشہ کبھی وہ شخص تصدیق کرے اس بات کی کہ اللہ
تعالے نے نماز کو حکم کیا ہے کیونکہ یہ بات عادت اور طبیعت سے محال ہے کہ جو شخص یقین
کامل اس بات کی تصدیق کرے کہ اللہ تعالے نے اسپر ہر دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور انکے
ترک پر سخت عذاب کریگا اور وہ باوجود اسکے اصرار کرنیوالا ہے ترک صلوٰۃ پر یہ قطعی محال ہے
پھر تصدیق کرنے والا انکی فرضیت کا ترک صلوٰۃ پر ہمیشہ کبھی محافظت نہیں کرتا۔
وقال فیہ ایضا ومن العجب ان یقع الشک فی کفر من اصر علی ترکہا ودعی الی فعلہا
علی رؤس الملا الخ ترجمہ اور کہا شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں عجب ہے یہ کہ شک
واقع ہو کفر اس شخص میں جو اصرار کرتا ہے ترک صلوٰۃ پر اور بلایا جاتا ہے اسکی طرف ظاہر
اور تارک الصلوٰۃ کے کفر میں علمار کو اختلاف ہے ایک طائفہ تو تارک الصلوٰۃ کو کافر
جانتے ہیں ان میں سے ہیں امام احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور عبد اللہ بن مبارک اور
ابراہیم نخعی اور حکم بن عیینہ اور ایوب سختیانی اور ابو داؤد طیالسی اور ابو بکر بن ابی شیبہ
اور ابو خیثمہ زہیر بن حرب اور سب اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مثل عمر بن خطاب اور
معاذ بن جبل اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس
اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء اور سعد اور انس وغیرہم۔
اور دوسرا طائفہ تارک الصلوٰۃ کو کافر نہیں کہتے انہیں سے ہیں محمد بن شہاب زہری

اور سعید بن مسیب اور عمر بن عبدالعزیز اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور داؤد بن علی اور مزنی اور انکے ساتھہ صحابیون سے کوئی نہین۔
اور مذہب طائفہ اولی جو احادیث صریحہ اور اتفاق صحابہ سے ثابت ہے راجح اور قوی ہے اور مذہب طائفہ ثانیہ مرجوح ہے اسلیے کہ دلائل اسکے سوا مفہوم احادیث کوئی حدیث صریح نہین اب ہم دلائل مذہبین کے بیان کرتے ہین تا حقیقت حال واضح ہو

## باب اول در بیان دلائل مذہب طائفہ اولے

### فصل اول

در ذکر آن آیات کہ بر کفر تارک الصلوۃ دلالت میکنند قال اللہ تعالی یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون خاشعۃ ابصارہم ترہقہم ذلۃ وقد کانوا یدعون الی السجود وہم سالمون ترجمہ جسدن کھولی جاویگی پنڈلی اور بلائے جاوینگے طرف سجدہ کے پس نکرسکین گے نیچی ہونگی انکی آنکھین چڑھی آتی ہوگی انپر ذلت اور پہلے تہے بلائے جاتے طرف سجدہ کے اور سالم تہے فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص حاضر نہو پانچ وقتون کی نماز مین جب بلایا جاوے طرف اسکے تو روز قیامت کے دن مانند کافرون اور منافقون کے سجدہ نہ کرسکیگا پیٹھ اسکی ایک تختہ ہو جاویگی وقال کعب انزلت ہذہ الایۃ فی الصلوۃ الخمس حیث ینادی بہن رواہ ابن ابی حاتم ترجمہ کہا کعب نے کہ یہ آیت نازل ہوئی پانچون نماز مین جب انکی اذان پکاری جاتی ہے قال اللہ تعالی اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین ترجمہ اور قائم کرو نماز کو اور مت ہوجاؤ مشرکون سے فائدہ یعنے ساتھہ ترک کرنے نماز کے کذا فی التفسیر الحسینی پس جسنے نماز چھوڑ دی وہ مشرکون مین داخل ہوا اور یہی ہے مفاد کلام شاہ عبدالعزیز دہلوی کا نیچے آیت وما کان اللہ لیضیع ایمانکم کے اور حدیث مین ہے کہ فرق درمیان بندہ کے اور درمیان کفر اور ایمان کے نماز ہے پس جس وقت

چھوڑا نماز پس تحقیق اسنے شرک کیا رواہ ہبۃ اللہ الطبری وقال اسنادہ علی شرط مسلم
اور تفسیر حسینی میں تیسیر سے منقول ہے کہ شیخ محمد بن اسلم طوسی نے کہا ہے کہ میں نے چاہا
کہ حدیث من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر کی موافقت ساتھہ کسی آیت کے قرآن
سے پیدا کروں پس میں نے تیس سال فکر کیا اور یہ آیت پائی ۔

قال اللہ تعالیٰ فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات
فسوف یلقون غیا الا من تاب وآمن وعمل صالحا ترجمہ پھر انکی جگہہ آئے ناخلف
ضائع کیا انہوں نے نماز کو اور پیروی کی خواہشوں کی سو آگے ملیگی غی کو مگر جسنے توبہ کی
اور ایمان لایا اور عمل کیا اچھا فائدہ غی ایک کنواں ہے نیچے دوزخ کے گرتی ہے اسمیں
پیپ اہل دوزخ کی رواہ محمد بن نصر والطبرانی والبیہقی وابن جریر عن ابی امامۃ مرفوعا اور اس
آیت سے معلوم ہوا کہ تارک الصلوۃ کا فرون کے ساتھہ ہوگا اگر فاسقون اہل کبائر کے ساتھہ
ہوتا تو دوزخ کے طبقہ علیا میں ہوتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر تارک الصلوۃ ایمان سے
خارج نہ ہوتا تو اسکی توبہ میں از سر نو ایمان لانیکی حاجت نہ ہوتی یہ ہے حاصل کلام شیخ
ابن قیم کا کتاب الصلوۃ میں ۔

قال اللہ تعالیٰ فان تابوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فاخوانکم فی الدین
ترجمہ پھر اگر توبہ کریں اور قائم کریں نماز اور دیں زکوۃ پس بھائی تمہارے ہیں دین میں
فائدہ سبحانہ تعالیٰ نے انما المؤمنون اخوۃ فرمایا ہے سوا اسکے نہیں کہ مسلمان
بھائی ہیں اور پھر اس اخوت دینی کو نماز کے قائم کرنے پر معلق کیا تو تارک الصلوۃ اس اخوت
میں داخل نہ ہوا ۔

قال اللہ تعالیٰ فویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون ترجمہ
پس خرابی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں فائدہ ویل ایک
وادی ہے دوزخ میں رواہ احمد والترمذی وابن حبان والحاکم فی المستدرک عن ابی سعید مرفوعا

باسناد صحیح وعن سعد بن ابی وقاص انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الذین ھم عن صلوتھم ساھون قال ھم الذین یؤخرون الصلوۃ عن وقتھا رواہ محمد بن نصر ترجمہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ اُنسے سوال کیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اُن لوگون سے جو اپنی نماز سے بے خبر ہین فرمایا کہ وہ وہی لوگ ہین جو تاخیر کرتے ہین نماز کو اسکے وقت سے جب بے وقت نماز پڑہنے والے کے لیے ویل ہے تو تارک الصلوۃ کا کیا ٹھکانا وقال صح عن سعد بن ابی وقاص فی ھذہ الآیۃ انہ قال لو ترکوھا لکانوا کفارا ولکن ضیعوا وقتھا ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے اس آیت کی تفسیر مین صحیح ہوا ہے کہ اگر وہ ترک کرتے نماز کو تو کافر ہو جاتے ولیکن ضائع کیا انہون نے وقت اسکا۔

## فصل دوم در ذکر آن احادیث کہ بہ کفر تارک الصلوۃ بصراحت یا بدلالت حجت اند

حدیث اول عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوۃ رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی وصححہ ابن ماجۃ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حائل درمیان بندہ کے اور درمیان شرک اور کفر کے ترک نماز ہے فائدہ امام نووی نے نیچے اس حدیث کی کہا ای الذی یمنع من کفرہ کونہ لم یترک الصلوۃ فان ترکھا لم یبق بینہ وبین الکفر حائل یعنے جو چیز اسکو کفر سے روکتی ہے وہ یہ ہے کہ اُسنے نماز کو ترک نہین کیا تہا پس جب اس نے نماز کو ترک کیا تو وہ روک جو درمیان اُسکے اور درمیان کفر کے تہی اٹھ گئی بلکہ وہ شخص کفر مین داخل ہوا۔

حدیث دوم عن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العھد الذی بیننا وبینھم الصلوۃ فمن ترکھا فقد کفر رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم فی المستدرک باسانید صحیحۃ ترجمہ کہا بریدہ نے کہ سنا مین نے

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا وہ کہ اسلام جو درمیان ہمارے اور درمیان منافقوں کے ہے نماز ہے پھر جسنے ترک کیا اوسکو پس تحقیق وہ کافر ہوا فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تارک الصلوٰۃ کافروں میں داخل ہے

حدیث سوم عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر جہارا رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن و رواہ البزار عن ابی الدرداء مرفوعا بغیر قولہ جہارا ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے ترک کیا نماز کو جانکر پس تحقیق وہ کافر ہوا۔

حدیث چہارم عن ثوبان قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول بین العبد و بین الکفر و الایمان الصلوٰۃ فاذا ترکہا فقد اشرک رواہ ہبۃ اللہ الطبری وقال اسنادہ علے شرط مسلم ترجمہ ثوبان نے کہا کہ سنا مینے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے درمیان بندہ کے اور درمیان کفر اور ایمان کے نماز ہے پہر جب اس نے ترک کیا اسکو پس تحقیق اُسنے شرک کیا۔

حدیث پنجم عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بین العبد و الشرک الا ترک الصلوٰۃ فاذا ترکہا فقد اشرک رواہ ابن ماجہ باسناد صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ملاپ درمیان بندہ کے اور شرک کے مگر ترک کرنا نماز کا پہر جب اُسنے ترک کیا نماز کو پس تحقیق وہ مشرک ہوا۔

حدیث ششم عن بریدۃ بن الحصیب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکروا بالصلوٰۃ فی یوم الغیم فانہ من ترک الصلوٰۃ فقد کفر رواہ ابن حبان فی صحیحہ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اول وقت پڑہو نماز ابر کے دن میں اسلیے کہ تحقیق جسنے ترک کیا نماز کو پس تحقیق وہ کافر ہوا۔

حدیث ہفتم عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر

الصلوٰۃ یوما فقال من حافظ علیها کانت له نورا و برهانا ونجاۃ یوم القیمة

ومن لم یحافظ علیها لم یکن له نورا ولا برهانا ولا نجاۃ وکان یوم القیمة مع قارون

وفرعون وهامان وابی بن خلف رواه احمد فی سنده وفی الزواجر بسند جید والدارمی

والبیهقی فی الشعب وابو حاتم بن حبان فی صحیحه ومحمد بن نصر فی کتاب الصلوٰۃ و

الطبرانی فی الکبیر ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

سے یہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پھر فرمایا کہ جسنے محافظت کی نماز پر ہوگی وہ اسکے

لیے دن قیامت کے روشنی اور دلیل ایمان کی اور خلاصی آگ دوزخ سے اور جس نے

محافظت نہ کی اسپر نہ ہوگی وہ اسکے لیے روشنی اور نہ دلیل اور نہ نجات اور معذب ہوگا

دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے **فائدہ** اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ کفر تارک الصلوٰۃ کا اعلے درجہ کا کفر ہے جو مضاد ایمان ہے ورنہ قیامت

کے روز اعلے درجہ کے کافروں کے ساتھ نہ ہوتا ملکت ہر تجلیہ شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ

مین لکھا ہے کہ اس حدیث میں ایک نکتہ عجیبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جسکو غافل کردیا نماز سے

اسکے مال نے سو وہ ساتھ قارون کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکے ملک اور

سلطنت نے سو وہ ساتھ فرعون کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکی سرداری اور ریاست

نے تو وہ ساتھ ہامان کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکی تجارت نے سو وہ ساتھ ابی

بن خلف کے ہوگا۔

**حدیث ہشتم** عن عبادۃ بن الصامت قال اوصانا النبی صلی الله علیه وسلم فقال

لا تشرکوا بالله شیئا ولا تترکوا الصلوٰۃ عمدا فمن ترکها عمدا متعمدا فقد خرج عن

الملة رواه عبدالرحمن بن ابی حاتم فی سننه والطبرانی بنحوه باسنادین لا باس بهما ترجمہ

کہا عبادہ بن صامت نے کہ وصیت کی ہمکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شریک کرو

ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور مت چھوڑو نماز کو جانکر پس جسنے چھوڑا نماز کو جان بوجھ کر پس تحقیق وہ نکل گیا

دین سے حدیث نہم عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمداً فقد برئت منہ ذمۃ اللہ رواہ احمد وابو داؤد ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے ترک کیا نماز فرض کو جانکر پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ اللہ کا۔

حدیث دہم عن ابی الدرداء قال اوصانی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ان لا اترک الصلوٰۃ متعمداً فمن ترکہا متعمداً فقد برئت منہ الذمۃ رواہ عبد الرحمن ابن ابی حاتم فی سننہ ترجمہ کہا ابو الدرداء نے کہ مجھے وصیت کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ چھوڑیں نماز کو جانکر پس جسنے چھوڑا نماز کو جانکر پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ اللہ کا۔

حدیث یازدہم عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا صلوٰۃ لمن لا طہور لہ ولا دین لمن لا صلوٰۃ لہ وموضع الصلوٰۃ من الدین کموضع الراس من الجسد رواہ الطبرانی فی الاوسط ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ایمان اس شخص کا جسمیں امانت نہیں اور نہیں نماز اس شخص کی جسکا وضو نہیں اور نہیں دین اس شخص کا جسکی نماز نہیں اور مقام نماز کا دین سے بمنزلہ سر کے ہی جسم سے **فائدہ** جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا سر ٹھیرایا تو معلوم ہوا کہ جیسا سر کاٹے جسم بے فائدہ ہوجاتا ہے ایسا ہی ترک صلوٰۃ سے دین کا فائدہ نہیں دیتا۔

حدیث دوازدہم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سہم فی الاسلام لمن لا صلوٰۃ لہ ولا صلوٰۃ لمن لا وضوء لہ رواہ البزار ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حصہ اسلام میں اس شخص کا جسکے لیے نماز نہیں اور نہیں نماز اسکی جسکا وضو نہیں۔

حدیث سیزدہم عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راس الامر الاسلام وعمودہ الصلوٰۃ الحدیث رواہ احمد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ والطبرانی

فی الکبیر ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سر دین کا اسلام ہے اور ستون اسکا نماز ہے فائدہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دین کو ایک قبہ قرار دیا اور نماز کو ایک ستون ٹھیرایا پس جسطرح قبہ ستون کے گرنے سے گر پڑتا ہے ایسا ہی نماز کے ترک کرنے سے دین گر جائیگا شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ میں لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل نے تارک الصلوۃ کے کفر پر خاص اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے قال احمد وقد جاء فی الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الصلوۃ عمود الدین الست تعلم ان الفسطاط اذا سقط عمودہ سقط الفسطاط ولم ینتفع بالطنب ولا الاوتاد واذا قام عمود الفسطاط انتفعت بالطنب والاوتاد وکذلک الصلوۃ من الاسلام ترجمہ کہا امام احمد بن حنبل نے تحقیق آیا ہے حدیث میں کہ فرمایا ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز ستون ہے دین کا کیا نہیں جانتا ہے تو کہ جب گر پڑے ستون خیمہ کا تو خیمہ گر پڑتا ہے اور طناب اور میخون سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور جب خیمہ کا ستون کھڑا ہو تو طناب اور میخون سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور ایسا ہی نماز ہے اسلام سے۔

حدیث چودہواں عن عمر قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای شیٔ احب عند اللہ فی الاسلام قال الصلوۃ لوقتہا ومن ترکہا فلا دین لہ والصلوۃ عماد الدین رواہ البیہقی فی شعب الایمان ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص اہل یمن کہا اوس نے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت پیاری ہے اللہ کے نزدیک اسلام میں فرمایا نماز اپنے وقت پر اور جس نے ترک کیا نماز کو پس نہیں ہے دین اسکا اور نماز ستون ہے دین کا۔

حدیث پندرہواں عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مفتاح الجنۃ الصلوۃ ومفتاح الصلوۃ الطہور رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی بہشت کی نماز ہے اور کنجی نماز کی وضو فائدہ شیخ ابن قیم

نے کتاب الصلوۃ مین لکھا ہے کہ اس حدیث مین اور حدیث معاذ مین کہ مفتاح الجنۃ
شہادۃ ان لا الہ الا اللہ رواہ احمد ہے تناقض نہین اسلیے کہ اصل مفتاح بہشت کی کلمہ
شہادت ہے اور باقی رکن مثل نماز وغیرہ کے اسکے دندانے مین کہ سوا انکے کنجی بیکار ہے اسلیے
کہ دخول جنت موقوف ہے کنجی اور اسکے دندانون پر جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے۔ قیل لوہب
بن منبہ الیس مفتاح الجنۃ لا الہ الا اللہ قال بلی ولکن لیس مفتاح الا
ولہ اسنان فان جئت بمفتاح لہ اسنان فتح لک والا لم یفتح لک ترجمہ
سوال کیا گیا وہب بن منبہ کیا نہین ہے کنجی بہشت کی لا الہ الا اللہ وہب نے کہا کیون نہین
ولیکن نہین ہوتی کنجی مگر اسکے دندانے ہوتے ہین پس اگر لایا تو کنجی کہ اوسکے دندانے ہین تو تیرے
لیے بہشت کہولا جاویگا ورنہ نہین کہولا جاویگا

حدیث شمار ۴ عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام
علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ
وحج البیت وصوم رمضان رواہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کہ بنا یا گیا اسلام پانچ چیز و نپر گواہی دینا یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوا
اسکے اور یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہے اسکا اور قائم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا
اور حج بیت اللہ کا اور روزے رمضان کے **فائدہ** پہلی حدیث سے معلوم ہو چکا
ہے کہ ستون اس بنا کا نماز ہے پس ترک نماز سے بنا اسلام گر پڑے گی۔

حدیث شمار ۵ عن محجن بن الادرع الاسلمی انہ کان فی مجلس مع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاذن بالصلوۃ فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع ومحجن فی
مجلسہ فقال لہ ما منعک ان تصلی مع الناس الست برجل مسلم قال بلی ولکنی
صلیت فی اھلی فقال لہ اذا جئت المسجد فصل مع الناس وان کنت قد صلیت
رواہ مالک واحمد والنسائی والبخاری فی الادب المفرد وابن خزیمۃ والحاکم ترجمہ روایت ہے

محجن سے کہ تحقیق وہ تہا ایک مجلس مین ساتہہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر اذان دی گئی
نماز کی پس کہڑے ہوے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پہر واپس آئے اور محجن اپنی جگہہ بیٹھا ہوا
تہا پس فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو کس چیز نے منع کیا تجہکو نماز پڑہنے سے ساتہ لوگون
کے کیا نہین تو مرد مسلمان کہا محجن نے کیون نہین ولیکن مین اپنے گہر مین نماز پڑہ چکا ہون
پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ جو وقت آوے تو مسجد مین پس نماز پڑہ ساتہہ لوگونکے
اگرچہ تو پہلے نماز پڑہ چکا ہو **فائدہ** پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کو درمیان مسلمان اور
کافر کے فارق ٹہیرایا اور اگر تارک الصلوۃ اسلام پر ثابت رہتا تو پیغمبر صلے اللہ محجن کو یہ
فرماتے کیا تو مرد مسلمان نہین ۔

حدیث ہشتدہم[۱۸] عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یحاسب بہ العبد
یوم القیمۃ الصلوۃ فان صلحت صلح لہ سائر عملہ وان فسدت فسد
سائر عملہ رواہ الطبرانی فی الاوسط والضیاء فی المختارۃ قال السیوطی صحیح
ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلی چیز جسکا حساب کیا جاویگا بندہ قیامت کے
دن نماز ہے پس اگر درست ہوئی نماز تو سب عمل اسکے درست ہونگے اور اگر خراب ہوئی نماز
تو سب عمل اسکے فاسد ہوئے ۔

حدیث نوزدہم[۱۹] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ ثلاثۃ اثلاث
الطہور ثلث والرکوع ثلث والسجود ثلث فمن اداہا بحقہا قبلت منہ وقبل منہ سائر
عملہ ومن ردت علیہ صلوتہ رد علیہ سائر عملہ رواہ البزار باسناد حسن ترجمہ فرمایا پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز تین حصہ ہے وضو ایک تہائی اور رکوع ایک تہائی اور سجدہ ایک
تہائی پس جسنے ادا کیا نماز کو جیسا چاہیے قبول کیجاویگی اس سے اور قبول کیے جاوینگے
اس سے سب عمل اسکے اور جو شخص کہ رد کی گئی اسپر نماز اسکی رد کیے جاوینگے اسپر تمام عمل اسکے
**فائدہ** یہ دونون حدیثین دلیل ہین اس بات پر کہ نماز شرط ہے واسطے قبول ہونے اور

عمدًا کے قال الشیخ ابن القیم فی کتاب الصلوٰۃ اما ترکہا بالکلیۃ فانہ لا یقبل معہ
عمل کما لا یقبل مع الشرک عمل فان الصلوٰۃ عمود الاسلام کما صح عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وسائر الشرائع کالاطناب والاوتاد ونحوہا واذا لم یکن
الفسطاط عمود لم ینتفع بشیٔ من اجزائہ فقبول سائر الاعمال موقوف علی
قبول الصلوٰۃ فاذا ردت ردت علیہ سائر الاعمال ترجمہ ولیکن ترک کرنا نماز کا
بالکل پس تحقیق نہین قبول کیا جاتا ساتھہ اوسکے کوئی عمل جیسا کہ نہین قبول کیا جاتا ساتھہ
شرک کے کوئی عمل اسلیے کہ نماز ستون ہے اسلام کا جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہوا
ہے اور سب احکام مثل طناب اور میخون کے اور مانند اون کے ہین اور جب خیمہ کا ستون
نہو تو نفع نہین دیتی خیمہ کے اجزا مین سے کوئی چیز پس قبول ہونا سب عملونکا موقوف
ہے نماز کے قبول ہونے پر پس جب رد کی گئی نماز تو رد کیے جاوینگے اوسپر سب عمل اوس کے

وقال الشیخ ابن القیم فلا یقبل اللہ من تارکہا صوما ولا حجا ولا صدقۃ ولا
جہادا ولا شیئا من الاعمال ترجمہ اور کہا شیخ ابن قیم نے پس اللہ تعالی قبول نہ کریگا
الصلوٰۃ سے روزہ اور نہ حج اور نہ صدقہ اور نہ جہاد اور نہ کوئی چیز عملون سے۔

حدیث بستم عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا
واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ
فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جسنے نماز پڑہی نماز ہماری طریقہ پر اور متوجہ ہوا ہمارے قبلہ کیطرف اور کہایا ذبح کیا ہوا
ہمارا پس یہہ مسلمان ہے وہ کہ اسکے لیے ہو ذمہ اللہ کا اور اسکے رسول کا پس عہد نہ توڑو
اللہ سے اسکے ذمہ مین فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسمین یہہ تینون چیزین نہین پائی
جاوین وہ مسلمان نہین پس تارک الصلوٰۃ اور غیر قبلہ ہمارے سجدہ کرنے والا اور ہماری
ذبیحہ کہانے سے انکار کرنیوالا مسلمان نہین۔

حدیث بست و یکم عن ابن عمر فی حدیث احیاء الضب قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اسلم
الاعرابی الحمد للہ الذی ھداک لھذا الدین الذی یعلو ولا یعلی علیہ ولکن لا
یقبلہ اللہ الا بصلوۃ الحدیث رواہ الدارقطنی والبیہقی والحاکم والطبرانی وسندہ
ضعیف کما قال علی القاری فی المصنوع ترجمہ روایت ہے حضرت عمر سے حدیث معجزہ سوسمار
کے زندہ کرنے مین کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تب اسلام لایا اعرابی سب
تعریف واسطے اللہ کے جسنے راہ دکہایا تجہے اس دین کیطرف جو بلند ہے تمام دینو نپر اور کوئی دین
اسپر بلند نہین ولیکن قبول نہین کرتا اسکو اللہ تعالی مگر ساتہہ نماز کے ۔ وقال الشیخ ابن القیم
فی کتاب الصلوۃ قال قتادۃ عن انس لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل من
اجابہ الی الاسلام الا باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ ترجمہ شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ
مین کہا ہے کہ کہا قتادہ نے حضرت انس سے کہ نہین قبول کرتے تہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اسکو
جسکو بلاتے تہے اسلام کیطرف مگر ساتہہ قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور موید اسکے ہے
حدیث ابن عمر کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل ایمان بلا عمل
ولا عمل بلا ایمان رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن کما قال العزیزی ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قبول کیا جاتا ایمان بغیر عمل کے اور عمل بغیر ایمان کے ۔

حدیث بست و دوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک صلوۃ متعمدا
احبط اللہ عملہ وبرئت منہ ذمۃ اللہ حتی یراجع للہ عز وجل توبۃ رواہ الاصبہانی
ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے ترک کیا نماز کو جانکر باطل کر دیتا ہے اللہ تعالی
عمل اوسکے اور بری ہوا اس سے ذمہ اللہ کا یہانتک کہ مراجعت توبہ کرے واسطے اللہ کے جو عزت
والا اور بزرگ ہے **فائدہ** شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ مین لکہا ہے کہ ترک صلوۃ دو قسم
ہے ایک ترک کلی جو کبہی نماز نہین ادا کی ہے تو تمام اعمال کو باطل کر دیتی ہے اور
ایک ترک جزوی ایک دن بہت اور ہے اسدن کے اعمال کو باطل کر دیتی ہے اور باطل

ہوا عملوں کا ارتداد کے ساتھہ خاص نہین بلکہ اور عملون سے بھی ہوتا ہے - قال اللہ تعالے

یاایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ترجمہ اے ایمان والو مت بلند کرو آوازین اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت آواز بلند کرو اوپر اسکے بیچ بولی کے جیسا بلند کرتے ہین بعضے تمہارے واسطے بعض کے ایسا نہ ہو کہ کہوئے جاوین عمل تمہارے اور تمکو خبر نہ ہو وقال اللہ تعالی یاایھا الذین امنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی ترجمہ اے ایمان والو مت باطل کرو خیرات اپنی ساتھہ احسان اور ایذا کے -

حدیث بیست وسوم عن بریدۃ بن الحصیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک صلوۃ العصر فقد حبط عملہ رواہ احمد والبخاری والنسائی والبیھقی وابن حبان ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے ترک کیا نماز عصر کو پس تحقیق باطل ہوئے عمل اسکے -

## تاویل احادیث از طرف طائفہ ثانیہ

طائفہ ثانیہ احادیث مذکورہ کی تاویل کرتے ہین کہ مراد لفظ کفر سے یہ ہے کہ تارک الصلوۃ مستحق عقوبت کفر کا ہے یا یہ کہ ترک الصلوۃ مشابہ فعل کفر ہے یا یہ کہ تارک الصلوۃ کفر کے قریب ہو جاتا ہے یا یہ مراد ہے کہ جسنے نماز کو خفیف جانکر ترک کیا وہ کافر ہے یا یہ کہ جس نے نماز کو اسکی فرضیت کا منکر ہو کر ترک کیا وہ کافر ہے یا یہ سب احادیث زجر اور تشدید اور تغلیظ پر محمول ہین اور باعث ان تاویلات کا مفہوم احادیث مجملہ کا ہے جو دلائل طائفہ ثانیہ مین مذکور ہین لیکن اجماع اور اتفاق اصحابون کا تارک الصلوۃ کے کفر پر ان تاویلات کو رد کرتا ہے -

## فصل سوم در ذکر اقوال صحابہؓ و اتفاق و اجماع اونکا اوپر کفر تارک الصلوۃ

عن علیؓ قال من لم یصل فھو کافر رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری فی تاریخہ ترجمہ فرمایا حضرت علی نے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے پس وہ کافر ہے۔

عن عمرؓ قال الصلوۃ عماد الدین فمن ترکھا فقد ھدم الدین رواہ البیہقی بسند ضعیف ترجمہ فرمایا حضرت عمر نے کہ نماز ستون ہے دین کا پس جسنے ترک کیا نماز کو پس تحقیق گرا دیا اُسنے دین کو۔

عن ابن عباس قال من ترک الصلوۃ فقد کفر رواہ محمد بن نصر و ابن عبد البر ترجمہ فرمایا ابن عباس نے کہ جسنے ترک کیا نماز کو پس تحقیق وہ کافر ہوا۔

عن ابن مسعود قال من ترک الصلوۃ فلا دین لہ رواہ محمد بن نصر ترجمہ فرمایا عبد اللہ بن مسعود نے کہ جسنے ترک کی نماز پس نہین دین اسکا

عن جابر قال من لم یصل فھو کافر رواہ ابن عبد البر ترجمہ فرمایا حضرت جابر نے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے پس وہ کافر ہے۔

عن ابی الدرداء قال لا ایمان لمن لا صلوۃ لہ ولا صلوۃ لمن لا وضوء لہ رواہ ابن عبد البر ترجمہ فرمایا ابو الدرداء نے کہ نہین ایمان اسکے لیے جسکے لیے نماز نہین اور نہین نماز اوسکی جسکے واسطے وضو نہین۔

عن نافع ان عمر کتب الی عمالہ ان اھم امرکم عندی الصلوۃ فمن حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع رواہ مالک وھو منقطع لان نافعاً لم یلق عمر ترجمہ روایت ہے نافع سے کہ تحقیق حضرت عمر نے لکھا اپنے عاملون کی طرف کہ تحقیق بڑا مقصود تمھارے کام کا میرے نزدیک نماز ہے پس جسنے محافظت کی اسکی یعنے اچھی طرح ادا کی اور محافظت کی اوسپر یعنے ہمیشہ پڑھی اور وقت پر ادا کی نگاہ رکھا اُسنے دین

ایسا اور جسنے ضائع کیا نماز کو پس وہ بہت ضائع کرنیوالا ہے شئ کو جو سوائے نماز کے ہے۔

**عن** عبد اللہ بن شقیق العقیلی قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوۃ رواہ الترمذی والحاکم فی المستدرک وصححہ علی شرطہما **ترجمہ** کہا عبد اللہ بن شقیق نے کہ تھے اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں دیکھتے تھے کسی چیز کو عملوں میں سے کہ ترک اسکا کفر ہو سوائے نماز کے **فائدہ** لفظ جمع مضاف سے معلوم ہوا کہ تمام اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے تارک الصلوۃ کے کفر پر متفق ہیں اور لفظ کفر کا جو اور اعمال میں وارد ہے اسکو کفر دون کفر یعنے کم درجہ کا کفر جانتے تھے اور صحابیوں میں سے کسی نے تارک الصلوۃ کے کفر میں خلاف نہیں کیا قال الشیخ ابن القیم فی کتاب الصلوۃ قال ابو محمد بن حزم وقد جاء عن عمر و عبد الرحمن بن عوف ومعاذ بن جبل و ابی ھریرۃ وغیرھم من الصحابۃ رضی اللہ عنہم ان من ترک صلوۃ فرض واحدۃ متعمدا حتی یخرج وقتہا فھو کافر مرتد قالوا ولا نعلم لھولاء مخالف من الصحابۃ **ترجمہ** کہا شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ میں کہ کہا ابو محمد بن حزم نے تحقیق روایت آئی ہے حضرت عمر اور عبد الرحمن بن عوف اور معاذ بن جبل اور ابو ہریرہ اور سوا انکے صحابیوں سے رضی اللہ عنہم سے یہ کہ تحقیق جسنے ترک کیا ایک نماز فرض کو جانکر یہاں تک کہ چلا گیا وقت اسکا پس وہ کافر مرتد ہے اور کہتے ہیں یہ علماء کہ نہیں جانتے ہم کوئی مخالف انکا صحابیوں میں سے

وقال الحافظ عبد الحق الاشبیلی رحمہ اللہ فی کتابہ فی الصلوۃ ذھب جملۃ من الصحابۃ ومن بعدھم الی تکفیر تارک الصلوۃ متعمدا لترکہا حتی یخرج جمیع وقتہا منھم عمر بن الخطاب ومعاذ بن جبل وعبد اللہ بن مسعود وابن عباس وجابر وابو الدرداء وکذلک روی عن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ ھولاء من الصحابۃ ومن غیرھم احمد بن حنبل واسحاق بن راھویہ وعبد اللہ بن المبارک وابراھیم النخعی والحکم بن عتیبۃ

وایوب السختیانی وابوداؤد الطیالسی وابوبکر بن ابی شیبة وابوخیثمة زهیر
بن حرب انتہی ترجمہ اور کہا حافظ عبد الحق اشبیلی نے اپنی کتاب الصلوۃ مین کہ تمام اصحاب و
من بعدہم گئے ہین تکفیر تارک الصلوۃ کیطرف جو اسکو جانکر ترک کرے الا ہے یہان تک کہ
نکل جاوے تمام وقت اسکا ان سے ہین عمر بن الخطاب اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن مسعود
اور ابن عباس اور جابر اور ابو درداء اور ایسا ہی مروی ہے علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے
یہہ تو صحابہ ہین اور غیر صحابیون مین سے ہین احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور عبد اللہ
بن مبارک اور ابراہیم نخعی اور حکم بن عیینہ اور ایوب سختیانی اور ابو داؤد طیالسی اور ابوبکر بن
ابی شیبہ اور ابوخیثمہ زہیر بن حرب۔

واما اجماع الصحابة فقال ابن زنجویه حدثنا عمر بن الربیع حدثنا یحیی بن ایوب عن یونس عن ابن
شهاب قال حدثنی عبید الله بن عبد الله بن عتبة ان عبد الله بن عباس اخبره انه
جاء عمر بن الخطاب حین طعن فی المسجد قال فاحتملته انا ورهط کانوا معی فی
المسجد حتی ادخلناه بیته قال فامر عبد الرحمن بن عوف ان یصلی بالناس قال
فلما دخلنا علی عمر بیته غشی علیه من الموت فلم یزل فی غشیة حتی اسفر ثم
افاق فقال هل صلی الناس قال فقلنا نعم فقال لا اسلام لمن ترک الصلوة وفی
سیاق اخر لاحظ فی الاسلام لمن ترک الصلوة ثم دعی بوضوء فتوضأ وصلی و
ذکر القصة فقال هذا بمحضر من الصحابة ولم ینکروا علیه ترجمہ ولیکن اجماع صحابیون
کا پس کہا ابن زنجویہ نے کہ حدیث کی ہمکو عمر بن ربیع نے اسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیی بن ایوب
نے یونس سے اسنے ابن شہاب سے کہا حدیث کی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ تحقیق
عبد اللہ بن عباس نے خبر دی اسکو کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تا کہ زخم لگائے گئے مسجد
مین کہا ابن عباس نے پس اٹھایا اسکو مین نے اور ایک جماعت نے جو ساتھ میرے تھی یہان
تک کہ داخل کر دیا ہمنے اوس کو اوس کے گھر مین کہا ابن عباس نے پس حکم کیا حضرت عمر نے

عبدالرحمن بن عوف کہ بیہ کہ نماز پڑہا دے لوگون کو کہا ابن عباس نے پس جب داخل ہوے ہم حضرت عمرؓ پر اسکے گہر مین تو اسپر موت کی غشی ہو گئی پس غشی مین رہا یہانتک کہ سفیدی صبح کی ظاہر ہو گئی پہر ہوش مین آیا پس فرمایا کیا نماز پڑہ لی ہے لوگون نے کہا ابن عباس نے پس کہا ہمنے کہ ہان پس فرمایا نہین اسلام اُس کا جسنے ترک کیا نماز کو اور دوسری عبارت مین ہے کہ نہین ہے حصہ اسلام مین اسکا جسنے ترک کی نماز پہر منگوایا پانی وضو کا پس وضو کیا اور نماز پڑہی اور ذکر کیا ابن زنجویہ نے تمام قصہ پہر کہا کہ حضرت عمرؓ نے صحابیون کے مجمع کے روبرو فرمایا ہے اور انہون نے اسپر انکار نہین کیا۔ انتہے باقی کتاب الصلوۃ لابن قیم رحمہ اللہ۔

## فصل چہارم در ذکر اقوال علما تابعین ومن بعدہم و اجماع اوشان بر کفر تارک الصلوۃ و مطلقہ بودن زوجہ تارک الصلوۃ نزد بعض علما

قال الشیخ ابن القیم نے کتاب الصلوۃ قال محمد بن نصر حدثنا محمد بن یحیے حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زید عن ایوب قال ترك الصلوة کفر لا یختلف فیہ ترجمہ کہا شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ مین کہا محمد بن نصر نے حدیث کی ہمکو محمد بن یحیے نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو النعمان نے اس نے کہا حدیث کی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے کہ کہا ترک کرنا نماز کا کفر ہے نہین اختلاف کیا گیا اُسمین **فائدہ** ایوب تابعی کے قول سے معلوم ہوا کہ صحابہ اور اکابر تابعیون کا تارک الصلوۃ کے کفر مین اختلاف نہین بلکہ اتفاق اور اجماع ہے

وقال محمد بن نصر المروزی سمعت اسحاق یقول صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تارك الصلوة کافر وکذلك کان رای اھل العلم من لدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی یومنا ھذا ان تارك الصلوة عمدا من غیر عذر حتی یذھب وقتھا کافر ترجمہ کہا محمد بن نصر مروزی نے سنا مین نے اسحاق کو کہ کہتا تھا صحیح ہوا ہے

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق تارک الصلوۃ کافر ہے اور ایسا ہی ہے اہل علم کا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک کہ تحقیق ترک کرنیوالا نماز کا جانکر سوا عذر کے تاکہ گذر جاوے وقت اسکا کافر ہے **فائدہ** شیخ ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ حکایت ہے اجماع کی تارک الصلوۃ کے کفر پر۔

وحکی محمد عن ابن المبارک قال من اخر الصلوۃ حتی یفوت وقتها متعمدًا من غیر عذر فقد کفر ترجمہ حکایت کی محمد نے ابن مبارک سے کہ کہا جسنے تاخیر کیا نماز کو یہان تک کہ فوت ہوگیا وقت اسکا جانکر سواے عذر کے پس تحقیق وہ کافر ہوا۔

وقال یحیی بن معین قیل لعبد اللہ بن المبارک ان هؤلاء یقولون من لم یصم ولم یصل بعد ان یقربه فهو مومن مستکمل الایمان فقال عبد اللہ لا نقول نحن ما یقول هؤلاء من ترک الصلوۃ متعمدا من غیر علة حتی ادخل وقتا فی وقت فهو کافر ترجمہ کہا یحیی بن معین نے کہ کہا گیا عبد اللہ بن مبارک کو کہ تحقیق یہ لوگ کہتے ہین جو شخص روزے نرکہے اور نماز نہ پڑہے بعد اقرار کرنیکے ساتھہ فرضیت اسکے پس وہ مومن کامل ایمان ہے پس کہا عبد اللہ نے ہم نہین کہتے جو وہ کہتے ہین جسنے ترک کیا نماز کو جانکر سوا عذر کے یہانتک کہ داخل کردیا ایک وقت کو دوسرے وقت مین پس وہ کافر ہے۔

وقال علی بن الحسن بن شقیق سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول من قال انی لا اصلی المکتوبة الیوم فهو اکفر من حمار ترجمہ کہا علی بن حسن بن شقیق نے کہ سنا مین نے عبد اللہ بن مبارک کو کہتا تہا کہ جسنے کہا تحقیق مین نہین پڑہونگا آجکے دن نماز فرض کو پس وہ بڑا کافر ہے حمار سے **فائدہ** مجمع البحار مین نہایہ جزری سے نقل کیا ہے کہ حمار ایک شخص تہا پہلے زمانہ مین جو کافر ہوگیا تہا بعد ایمان لانیکے پس ہوگیا کہاوت۔

وقال ابن ابی شیبة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الصلوۃ فقد کفر فیقال

له ازجر عن الکفر فان فعل والا قتل بعد ان یوجله الوالی ثلثة ایام ترجمہ
کہا ابن ابی شیبہ نے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے ترک کیا نماز کو پس تحقیق
وہ کافر ہوا پس کہا جاوے اسکو رجوع کر کفر سے پس اگر رجوع کیا تو بہتر ہوا ورنہ قتل کیا جاوے
بعد اسکے کہ مہلت دیوے اسکو حاکم تین روز۔

وقال احمد بن یسار سمعت صدقة بن الفضل وسئل عن تارك الصلوة فقال کافر
فقال له السائل أتبين منه امرأته فقال صدقة واین الکفر من الطلاق لو ان
رجلا کفر لم تطلق منه امرأته ترجمہ کہا احمد بن یسار نے کہ سنا میں نے صدقہ بن فضل
کو اور وہ سوال کیا گیا تھا تارک الصلوۃ سے پس کہا صدقہ نے کافر ہے پس کہا سائل نے
کیا جدا ہو جاتی ہے بیوی اسکی اس سے پس کہا صدقہ نے اور کہاں ہے کفر طلاق سے
اگر تحقیق کوئی شخص کافر ہو گیا تو نہیں مطلقہ ہوتی اس سے بیوی اسکی فائدہ یعنے جب
تارک الصلوۃ کافر ہو گیا تو طلاق پڑ گئی

وفی المرقات قال البغوی فی شرح السنة وقال حماد بن زید ومکحول والشافعی
تارك الصلوة یقتل کالمرتد وقال اصحاب الرای لا یقتل بل یحبس حتی
یصلی وبه قال الزهری ترجمہ اور مرقات میں ہے کہا امام بغوی نے شرح سنہ میں
کہا حماد بن زید اور مکحول اور شافعی نے کہ تارک الصلوۃ قتل کیا جاوے مثل مرتد کے اور
اصحاب رائے نے کہا ہے کہ قتل نہ کیا جاوے بلکہ قید کیا جاوے یہانتک کہ نماز پڑہے اور
یہی کہا ہے زہری نے

وفی المیزان الشعرانی والمختار عند جمهور اصحاب احمد انه یقتل لکفره کالمرتد وتجری
علیه احکام المرتدین فلا یصلی علیه ولا یورث ویکون ماله فیئا ترجمہ اور میزان
شعرانی میں ہے کہ مختار نزدیک جمہور اصحاب احمد کے یہ ہے کہ قتل کیا جاوے بسبب نماز واسطے
اسکے کفر کے مثل مرتد کی پس نہ پڑہی جاوے نماز جنازہ اوسپر اور نہ ورثہ لیجاویں اسکے اور ہوتا ہے

مال اسکا لوٹ ۔

وقال الشیخ عبد القادر فی غنیۃ الطالبین فتارک الصلوۃ یکفر عند امامنا احمد
اذا ترکہا جاحدًا بوجوبہا و وجب قتلہ لا خلاف فی مذہبہ واما ترکہا
تہاونًا وکسلا مع اعتقاد وجوبہا ودعی الیہا لیفعلہا فان لم یفعلہا حتی یضایق
الوقت التی تلیہا کفر وقُتل بالسیف لکفرہ بعد ان یستتاب ثلاثۃ ایام کالمرتد
فی الحالتین ویکون مالہ فیئًا یوضع فی بیت مال المسلمین ولا یصلی علیہ ولا
یدفن فی مقابر المسلمین وعنہ انہ لا یجب قتلہ فی التہاون حتی یترک
ثلث صلوات ویتضایق وقت الرابعۃ ویقتل حدا کالزانی المحصن وحکمہ
حکم اموات المسلمین ویرث مالہ ورثتہ من المسلمین وقال الامام ابو حنیفۃ
لا یقتل ولکن یحبس حتے یصلی فیتوب او یموت فی الحبس وقال الامام الشافعی
یقتل بالسیف حدا ولا یکفر ترجمہ کہا شیخ عبد القادر نے غنیۃ الطالبین مین پس تارک الصلوۃ
کافر ہوجاتا ہے نزدیک ہمارے امام احمد کے جب ترک کرے اسکو اسکے وجوب کا منکر
ہوکر اور واجب ہوگیا قتل کرنا اسکا نہین خلاف امام احمد کے مذہب مین اور اگر
ترک کیا اسکو تہاون جانکر اور سست ہوکر باوجود اعتقاد اسکی فرضیت کے اور بلایا گیا
طرف اسکی تاکہ ادا کرے اسکو پس اگر نہین ادا کیا اسکو یہانتک کہ تنگ ہوگیا وہ وقت جو
پیچھے اوسکے ہے کافر ہوگیا اور قتل کیا جاوے تلوار سے واسطے اوسکے کفر کے بعد اسکے
کہ توبہ طلب کیا جاوے تین روز مثل مرتد کے دونو حالت مین اور ہوتا ہے مال اسکا
لوٹ رکھا جاوے مسلمانون کے بیت المال مین اور نہ پڑہی جاوے نماز جنازہ اسپر اور نہ
دفن کیا جاوے مسلمانون کے قبرستان مین اور یہ بہی روایت ہی امام احمد سے کہ نہین واجب
قتل کرنا اسکا حالت سستی مین یہانتک کہ ترک کرے تین نمازین اور تنگ ہوجاوے
وقت چوتہی کا اور قتل کیا جاوے ازروے حد کے مثل زانی محصن کے اور حکم اسکا حکم مسلمانون

کی میتون کاٹے اور وارث ہوتے ہین اسکے بال کے وارث اسکے مسلمانون سے اور کہا امام ابوحنیفہ نے کہ قتل نہ کیا جاوے ولیکن قید کیا جاوے یہانتک کہ نماز پڑہے یا مرجاوے قید مین اور کہا امام شافعی نے کہ قتل کیا جاوے تلوار سے از روے حد کے اور نہین کافر ہوتا

# فصل پنجم در ترک نماز جنازہ و ترک سلام ابتداً و رداً بر تارک الصلوۃ برای زجر و تادیب

تارک الصلوۃ کا جنازہ تمام اصحابون اور بعض علمار کے نزدیک جو بے نماز کو کافر جانتے ہین ہرگز نہ پڑہنا چاہیے جیساکہ غنیۃ الطالبین مین ہے ولا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین یعنے نہ پڑہی جاوے نماز جنازہ اوسپر اور نہ دفن کیا جاوے مسلمانون کی قبرون مین۔ اور میزان شعرانی مین ہے وتجری علیہ احکام المرتدین فلا یصلی علیہ یعنے جاری ہوتے ہین بے نماز پر حکام مرتدون کے پس نہ پڑہی جاوے نماز جنازہ اوسپر اور بعض علمار کے نزدیک جو تارک الصلوۃ کو کافر نہین جانتے ترک کرنا نماز جنازہ اوسپر واسطے زجر اور تادیب کے افضل ہوگا اسلیے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض فاسقون پر واسطے زجر اور تادیب کے نماز جنازہ نہین گذاری جیساکہ اپنے نفس کے قاتل پر رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ عن جابر اور مال غنیمت مین خیانت کرنے والے پر رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ عن زید بن خالد اور مدیون پر رواہ البخاری والترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ پس علمار صلحار کو لازم ہے کہ تارک الصلوۃ کا جنازہ واسطے زجر اور تادیب کے ترک کرین خاصکر مقتداؤن کو جنکے ترک کرنیسے بے نمازون کو زجر اور تادیب کامل حاصل ہوتی ہو

افسوس کہ اس زمانہ فساد امت مین علمار نے طمع دنیا کے لیے دین مین فساد عظیم برپا کیا کیونکہ

جب انہون نے دولتمند بے نمازون کا جنازہ اور کفن و دفن مسکین نمازیون سے اچھی طرح کیا تو بے نمازون کو بڑی جرأت حاصل ہوئی بلکہ کہنے لگے کہ نماز مین کیا رکھا ہے گویا علمار نے اس شعار اسلام کو جسکا قائم کرنا اونکے ذمہ پر واجب تہا منہدم کر دیا اور بے نمازون کو ترک صلوۃ پر مصر اور مستقیم کیا انا للہ وانا الیہ راجعون اس زمانہ مین ترک کرنا نماز جنازہ کا بے نمازون پر بہت ضرور ہے تا انکو تنبیہ اور زجر اور تادیب حاصل ہو۔

اور وہ احادیث جنسے بے نماز کا جنازہ پڑھنے کے لیے دلیل پکڑتے ہین لائق حجت نہین کیونکہ بعض منقطع اور بعض ضعیف ہین اور بر تقدیر تسلیم نماز جنازہ فاسق کے لیے حجت ہو سکتے ہین نہ نماز جنازہ تارک الصلوۃ کے لیے جو تمام صحابہ اور اکثر علمار کے نزدیک کافر ہے۔

عن مکحول عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوۃ واجبۃ علیکم علی کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر رواہ ابوداود وابو یعلی وفی اسنادہ انقطاع لان مکحولا لم یسمع عن ابی ہریرۃ **ترجمہ** فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد واجب ہے تمپر ساتھ ہر امیر کے نیک ہو یا برا اگرچہ کرتا ہو گناہ کبیرہ اور نماز واجب ہے تمپر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا برا اگرچہ کرتا ہو گناہ کبیرہ اور نماز واجب ہے تمپر ہر مسلمان پر نیک ہو یا برا اگرچہ کرتا ہو گناہ کبیرہ **فائدہ** یہ حدیث منقطع ہے اور حدیث منقطع لائق حجت نہین ہوتی۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا خلف کل بر و فاجر وصلوا علی کل بر و فاجر وجاھدوا مع کل امیر بر و فاجر رواہ البیہقی فی سننہ

والدارقطنی و سے فی سندہ انقطاع کما فی الحدیث الاول ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھو پیچھے ہر نیک اور برے کے اور نماز پڑھو اوپر ہر نیک اور برے کے اور جہاد کرو ساتھ ہر امیر کے نیک اور برے کے فائدہ اس حدیث کی سند میں بھی انقطاع ہے جیسا کہ حدیث اول میں ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ وصلوا وراء من قال لا الہ الا اللہ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ قال العزیزی فی شرح الجامع الصغیر ضعیف ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اوپر جس نے کہا لا الہ الا اللہ اور نماز پڑھو پیچھے اسکے جس نے کہا لا الہ الا اللہ فائدہ کہا عزیزی نے شرح جامع الصغیر میں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی کل میت وجاھدوا مع کل امیر رواہ ابن ماجۃ وفی اسنادہ حارث بن نبہان متروک وعتبۃ بن یقظان ضعیف ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھو ہر میت پر اور جہاد کرو ساتھ ہر امیر کے فائدہ اس حدیث کی اسناد میں حارث بن نبہان متروک ہے اور عتبہ بن یقظان ضعیف ہے۔

اور تارک الصلوۃ کے ساتھ سلام اور جواب سلام اور مصافحہ وغیرہ جو سبب محبت ہو نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ حدیث میں ہے المرء مع من احب رواہ احمد والبخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی والترمذی عن انس مرفوعاً یعنے آدمی دنیا میں جس سے محبت رکھتا ہے قیامت کے روز اس کے ساتھ ہوگا جیسا کہ حدیث ابی قرصافہ میں صریح آیا ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب قوما حشرہ اللہ فی زمرتھم رواہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے قیامت کے روز انکی جماعت میں اٹھایا جاوے

اور بے نماز قیامت کے روز ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ہوگا
رواہ احمد والدارمی والبیہقی نے شعب الایمان عن عمرو بن العاص مرفوعًا تو اسکے مجیب
کو بھی وہان ہونا ضرور ہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا

پس کل اہل اسلام خصوصًا علماء اور پیرزادون کو کہ اکثر اس بلا مین مبتلا ہین لازم ہے
کہ بے نمازون سے اگرچہ اہل قرابت ہون محبت نرکھین تا نفع دنیا کے لیے جو متاع قلیل
اور سریع الزوال ہے خسران اخروی جو کثیر اور لا یزال ہے نہ اوٹھا وین اور انکو زجر اور
تنبیہ شدید فرماوین خاصکر اپنے اہل و عیال کو کہ قیامت کے روز انکی جواب دہی تمہارے
حدیث کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ رواہ البخاری ومسلم انکے ذمہ پر ہے
اور انکے سلام کا جواب نہ دیوین جیسا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض مرتکب کبائر
کے ساتھ کیا ہے ۔

قال الشیخ ابن القیم فی الہدی النبوی وکان من ہدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک السلام
ابتداء وردا من احدث حدثا حتی یتوب منہ کما ہجر کعب بن مالک وصاحبیہ
وکان کعب یسلم علیہ ولا یدری ہل حرک شفتیہ برد السلام علیہ
ام لا رواہ البخاری ومسلم عن عبد اللہ بن کعب ترجمہ کہا شیخ ابن قیم نے ہدی نبوی
مین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے تھا ترک کرنا سلام کا ابتداءً اور ردًّا اوس
شخص پر جو پیدا کرے بدعت اور منکر یہانتک کہ توبہ کرے اس سے جیسا کہ چھوڑ
دیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کعب بن مالک اور اسکے دو نو یارونکو اور کعب سلام کرتا
تھا اوسپر اور نہین معلوم کرتا تھا کیا ہلایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دونو لب
کو ساتھ رد کرنے سلام کے اوسپر یا نہین

وعن عمار بن یاسر قال قدمت علی اہلی من سفر وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران
فغدوت علی النبی صلی اللہ علیہ فسلمت علیہ فلم یرد علی وقال

اذهب فاغسل هذا عنك رواه ابوداؤد ترجمہ کہا عمار نے کہ آیا میں گھر کے لوگون
کے پاس سفر سے اسحال مین کہ پھٹ گئے تھے دونون ہاتھہ میرے پس لیپ کیا گھر والون نے
میرے ہاتھون پر خوشبوی زعفران ملی ہوئی کا پس آیا مین صبح کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس پس سلام کیا مینے حضرت کو پس جواب نہ دیا مجھکو اور فرمایا جا اور دھو ڈال اسکو اپنے
بدن سے اور ہجران اور قطع تارک الصلوۃ سے جائز ہے کما ہجر صلے اللہ علیہ
وسلم زینب شہرین وبعض الثالث لما قال لصفیۃ یہودیۃ رواہ ابو
داؤد عن عائشۃ ترجمہ جیسا کہ چھوڑا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم حضرت زینب کو دو مہینہ اور بعض
تیسرے مہینہ کا جب کہا اسنے صفیہ کو یہودیہ
اور عبداللہ بن عمر نے اپنے بیٹے بلال سے کلام ترک کی جب ابن عمر نے حدیث کی کہ پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مت منع کرو عورتون کو جماعت سے جب اذن مانگین تو کہا
بلال نے ہم تو منع کرینگے پس کہا ابن عمر نے اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وتقول انت لنمنعھن فما کلمہ عبداللہ حتی مات وسبہ سبا شدیدا
رواہ مسلم ترجمہ کہتا ہون مین کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے
البتہ منع کرینگے ہم انکو پس نہ کلام کی بلال کے ساتھ عبداللہ نے تا کہ فوت ہوگیا اور برا
کہا عبداللہ نے بلال کو برا کہنا سخت پس ایسا ہی ہجران تارک الصلوۃ بغض للہ ہے جسمین
امید ثواب ہے

## باب دوم دربیان دلائل مذہب طائفہ ثانیہ

### فصل اول در ذکر

### آن آیات کہ بر عدم کفر تارک الصلوۃ دلالت میکنند

قال اللہ تعالے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء

ترجمہ تحقیق اللہ تعالے نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اوسکے اور بخشتا ہے جو چیز نیچے ہے اس سے واسطے جسکے چاہے فائدہ جب تارک الصلوۃ با حادیث صحیحہ اور اجماع صحابہ کافر اور مشرک ہے جیسا کہ طائفہ اولے کے دلائل میں گذرا تو اس آیت سے اسکے لیے حجت پکڑنی درست نہ ہوگی۔

قال اللہ تعالی ان الذین امنوا وعملوا الصلحت کانت لھم جنت الفردوس نزلا ترجمہ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے ہیں واسطے ان کے فردوس کے باغ مہمانی فائدہ صاحب تفاسیر اور اہل عقائد نے لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے عملوں کے خارج ہونے پر ایمان سے کیونکہ شے نہیں عطف کیجاتی اپنے نفس پر اور نہ اپنے جزو پر پس اس آیت سے تارک الصلوۃ کو لیئے حجت پکڑتے ہیں کہ جب اعمال ایمان سے خارج ہیں تو ترک صلوۃ وغیرہ سے ایمان زائل کیونکر ہوگا۔ اور یہ دلیل شافی و کافی نہیں اسلیے کہ اگر تسلیم کیا جاوے کہ اعمال حقیقت ایمان سے خارج ہیں تو شرط ہونا اعمال کا قبولیت ایمان کے لیے حدیث ابن عمر سے ثابت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل ایمان بلا عمل ولا عمل بلا ایمان رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قبول کیا جاتا ایمان بغیر عمل کے اور نہ عمل بغیر ایمان کے پس ترک صلوۃ سے جو قرینہ صریح ہے عدم تصدیق پر ایمان زائل ہو جاوے گا جیسا بت وغیرہ کو سجدہ کرنے سے زائل ہو جاتا ہے۔ اور اس آیت سے قول وہب بن منبہ کے لیے جو دلائل طائفہ اولے میں گذرا ہے دلیل نکلتی ہے یعنے اعمال ساتھ توحید کے دخول جنت کے لیے شرط ہیں۔

## فصل دوم در ذکر آن احادیث کہ بر عدم کفر تارک الصلوۃ دلالت میکنند

حدیث اول عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات لا

نہ شرک باللہ شیئا دخل الجنۃ رواہ احمد والبخاری ومسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو شخص مرے نہیں شریک کرتا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوگا بہشت میں
فائدہ یہ حدیث تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہیں ہوسکتی اسلیے کہ اگر اسکو اپنے اطلاق پر
چھوڑا جاوے تو لازم آتا ہے کہ کفار یہود بھی داخل جنت ہوں اور یہ باطل ہے کیونکہ دخول
جنت کیلئے توحید کے ساتھ تصدیق رسالت اور اقامۃ الصلوۃ وغیرہ شرط ہے جیسا کہ
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیثوں میں مقید بیان فرمایا۔

عن معاذ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لقی اللہ لا یشرک باللہ
شیئا ویصلی الخمس ویصوم رمضان غفر لہ قلت افلا ابشرہم یا رسول اللہ قال دعہم
یعملوا رواہ احمد ترجمہ کہا معاذ نے کہ سنا میں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ جو
شخص ملا اللہ کو نہیں شریک کرتا ساتھ اسکے کسی چیز کو اور پڑھتا ہے پانچوں نمازیں اور روزے
رکھتا ہے رمضان کے مغفرت کیجاویگی اسکے لیے میں نے کہا پس کیا خوشخبری نہ دوں میں انکو یا رسول
اللہ فرمایا چھوڑ دے انکو عمل کریں۔

عن معاذ قال قلت یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ ویباعدنی من النار
قال لقد سألت عن امر عظیم وانہ لیسیر علی من یسرہ اللہ تعالی علیہ تعبد اللہ
ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت
الحدیث رواہ احمد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجۃ وروی البخاری ومسلم عن
ابی ہریرۃ نحوہ ترجمہ روایت ہے معاذ سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو ساتھ اس عمل
کے کہ داخل کرے مجھکو بہشت میں اور دور کرے مجھکو آگ دوزخ سے فرمایا حضرت نے
البتہ تحقیق سوال کیا تو نے ایک بڑے کام سے اور البتہ وہ آسان ہے اس شخص پر جسپر اللہ تعالی
آسان کرے وہ یہ ہے بندگی کر تو اللہ کی اور نہ شریک کر ساتھ اسکے کسی چیز کو اور قائم کر تو
نماز کو اور دے زکوۃ اور روزہ رکھ رمضان کے اور حج کر تو خانہ کعبہ کا۔

عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من امن باللہ و رسولہ و اقام الصلوة وصام رمضان کان حقا علی اللہ ان یدخلہ الجنة الحدیث رواہ البخاری ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایمان لایا ساتھہ اللہ اور اسکے رسول کے اور قائم کیا نماز کو اور رکہے روزے رمضان کے ہوگیا حق اللہ پر یہ کہ داخل کرے اسکو بہشت مین ۔

عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاء یعبد اللہ ولا یشرک بہ شیئا ویقیم الصلوة ویؤتی الزکوة ویجتنب الکبائر کان لہ الجنة الحدیث رواہ النسائی وابن حبان والحاکم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص آیا بندگی کرتا ہے اللہ کی اور نہین شریک کرتا ساتھہ اسکے کسی چیز کو اور دیتا ہے زکوة اور کنارہ کرتا ہے کبیرے گناہون سے ہوگا اسکے لیے بہشت ۔

حدیث دوم عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ مخلصا دخل الجنة رواہ البزاز وھو حدیث صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا لا الہ الا اللہ اخلاص دل سے داخل ہوگا بہشت مین **فائدہ** یہ حدیث باتفاق علما مقید ہے اُن احادیث سے جو پہلی حدیث کی ذیل مین گذری ہین کیونکہ صرف توحید دخول جنت کے لیے کافی نہین بلکہ اسکے ساتھہ ادائے حقوق و فرائض اسلام ضرور ہے جیسا کہ تمہ حدیث مین جو تفسیر اخلاص ہے اس بات کی طرف اشارہ ہے قیل یا رسول اللہ ما اخلاصھا قال ان تحجزہ عما حرم اللہ علیہ رواہ البزاز وقال فی المختصر اسنادہ حسن سوال کیا گیا یا رسول اللہ کیا ہے اخلاص کلمہ لا الہ الا اللہ کا فرمایا حضرت نے کہ روکے اسکو اُس چیز سے جو اللہ تعالے نے اسپر حرام کی ہے وقال النووی فی شرح مسلم ومعناہ من قال الکلمة وادی حقھا وفریضتھا وھذا قول الحسن البصری وقیل ان ذلک لمن قالھا عند الندم والتوبة ومات علی ذلک وھذا قول البخاری وقال ابن صلاح فی الطواھر الزائدة بدخول الجنة بمجرد الشھادة فقال یجوز ان یکون ذلک اختصارا من بعض

الرواة منا من تقصير في الضبط والحفظ الا من رسول الله صلى الله عليه وسلم
بدلالة مجيئه تاما في رواية غيره ويجوز ان يكون اختصارا من رسول الله صلى الله عليه
وسلم فيما خاطب به الكفار عبدة الاوثان الذين كان توحيدهم بالله تعالى مصحوبا
بسائر ما يتوقف عليه الاسلام ومستلزما له ترجمہ کہا امام نووی نے شرح مسلم میں
معنے اسکے یہ ہیں کہ جسنے کہا کلمہ لا اله الا الله اور ادا کیا حق اسکا اور فرضیہ اسکا یہ ہے قول
حسن بصری کا اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ شخص کیلیے ہے کہ کہا اوسنے کلمہ لا اله الا الله
نزدیک پشیمانی اور توبہ کے اور مرگیا اوسپر اور یہ ہے قول بخاری کا اور کہا ابن صلاح نے
کہ ظاہر حدیثین کہ وارد ہوئی ہین درباب دخول جنت نجر دشہادت کے پس کہا
جائز ہے یہ بات کہ ہو یہ اختصار بعض راویون سے کہ پیدا ہوا اسکے قصور سے ضبط
اور حفظ مین نہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے بدلالت پورا آجانے اسکے بیچ روایت غیر
اس راوی کے اور جائز ہے یہ بات کہ ہو یہ اختصار پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات مین
جو خطاب کیا ساتھ اسکے بت پرست کافرون سے وہ کہ تھی توحید انکی ساتھ اللہ تعالی کے
ہمراہ سب ان چیزون کے کہ موقوف ہے اوپر اسلام اور لازم پکڑنے والا اُن کو پس یہہ
حدیث تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہ ہوگی یا یہ حکم اول اسلام مین تہا جیسا کہ ترمذی نے
زہری تابعی سے نقل کیا ہے اور ایسا ہی مروی ہے کعب سے فائدہ اور اسی طرح مقید
ہین وہ احادیث جنمین صرف بعض اعمال پر دخول جنت وارد ہے جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ
کی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله تعالى تسعة وتسعين اسما مائة
الا واحدا من احصاها دخل الجنة رواه البخاري ومسلم والنسائي والترمذي
وابن ماجة والحاكم في المستدرك وابن حبان وفي رواية لابن ماجة من حفظها دخل
الجنة ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے ننانوین نام ہین یعنی ایک کم
سو جسنے یاد کیا انکو داخل ہوگا بہشت مین اور ایک روایت مین ہے جسنے حفظ کیا اُن کو داخل ہوگا

بہشت مین

اور حدیث ابی موسی اشعری کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی
البردین دخل الجنۃ رواہ مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ وسلم نے کہ جسنے پڑہین دو نمازین
ٹھنڈی وقت کی داخل ہوگا جنت مین

اور حدیث ابوہریرہ کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقاہ اللہ شر ما
بین لحییہ وشر ما بین رجلیہ دخل الجنۃ رواہ الترمذی والحاکم فی المستدرک
وابن حبان واسنادہ صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نگاہ رکہا اسکو
اللہ تعالی نے برائی اسچیز سے جو درمیان دو گلون اسکے ہے یعنی زبان اور برائی اسچیز سے جو درمیان
دونو پاؤن اسکے ہے یعنے شرمگاہ داخل ہوگا بہشت مین

حدیث سوم عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد
قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق
قال ان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال ان زنی وان سرق قلت
وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر رواہ البخاری
ومسلم ترجمہ روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ
جو کہے لا الہ الا اللہ پھر اسپر فوت ہو جاوے مگر داخل ہوگا بہشت مین کہا مینے اگرچہ زنا کرے
اگرچہ چوری کرے فرمایا حضرت نے اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے کہا مین نے
اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری فرمایا اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے کہا مینے اگرچہ زنا کرے اگرچہ
چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے اور خاک آلودہ ہو نے ناک ابی ذر کے فائدہ
یہ حدیث تارک الصلوۃ کیلیے دلیل نہین ہو سکتی اسلیے کہ مقید ہے ان احادیث سے جنمین
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دخول جنت تصدیق رسول اور اقامۃ الصلوۃ وغیرہ پر موقوف بیان
فرمایا ہے اور وہ احادیث پہلی حدیث کی ذیل مین گذر چکی ہین پس مطلق سے وہ مقید مراد ہے

یا اس حدیث سے یہ مراد ہے کہ جس نے کہا لا الہ الا اللہ اور دوسرے فرائض کا وقت نہیں پایا
اور فوت ہو گیا جیسا کہ ثم مات علی ذالک سے مفہوم ہوتا ہے اور اسی معنے پر امام
بخاری نے صحیح میں نیچے اس حدیث کے کہا ہے ھذا عند الموت او قبلہ اذا تاب
و ندم و قال لا الہ الا اللہ و مات علی ذالک غفر لہ و ادخل الجنۃ ترجمہ کہ نزدیک
موت کے ہے یا پہلے اس سے جب توبہ کی اور شرمندہ ہوا اور کہا لا الہ الا اللہ اور مر گیا اوسپر
بخشش کیجاویگی اسکے لیے اور داخل کیا جاویگا بہشت میں۔
اور اس معنے کے موید ہے حدیث معاذ کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ احمد و ابو داؤد و الحاکم فی المستدرک
و ہو صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہو آخر کلام اسکی لا الہ الا اللہ داخل
ہوگا بہشت پس یہ حدیث اس تارک الصلوٰۃ کی مغفرت کے لیے موجب ہے جس کا خاتمہ
کلمہ شہادت پر ہو۔
حدیث چہارم عن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات
و ہو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو شخص مرے اور وہ یہ جانتا ہے کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوا اللہ کے داخل ہوگا
بہشت میں **فائدہ** یہ حدیث بھی شبیہ ہے ساتھ ان احادیث کے جو پہلی حدیث کی ذیل میں
گذری ہیں یعنے جسنے کلمہ پڑھا اور تصدیق کی رسول کی اور حقوق اور فرائض اسلام ادا کیے
پھر فوت ہونیکے وقت توحید پر یقین رکھا پس وہ داخل جنت ہوگا اور اگر اس حدیث کو مطلق
چھوڑا جاوے تو لازم آتا ہے کہ کفار موحد بھی داخل جنت ہوں۔
حدیث پنجم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ
الا اللہ و انی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد غیر شاک فیہما الا دخل الجنۃ
رواہ مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ کوئی

لائق بندگی کے نہین سواے اسکے اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون نہین ملیگا اللہ کو ساتھہ ان
دونون کے بندہ جو نہین شک کرتا انمین مگر داخل ہوگا بہشت مین **فائدہ** یہ حدیث بھی
مقید ہے جیسے اس سے پہلی حدیث کیونکہ اگر اپنے اطلاق پر چھوڑی جاوے تو لازم آتا
ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے یہود داخل جنت ہون اسلیے کہ توحید اور نبوت
رسول مین شک نہین کرتے تھے قال اللہ تعالی یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم
جانتے ہین اسکو جیسا کہ جانتے ہین اپنے بیٹون کو۔

وعن صفوان قال جاء نفر من الیهود الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسالوہ عما
دلهما علی نبوته فقالوا نشهد انك نبی فقال ما یمنعکما من اتباعی قالا ان
داود دعا ربه الا یزال فی ذریته نبی وانا نخاف ان اتبعناك ان تقتلنا الیهود
رواہ ابوداود والترمذی والنسائی **ترجمہ** کہا صفوان نے کہ آئے دو شخص یہود پیغمبر
صلے اللہ علیہ السلام کے پاس اور انہون نے حضرت کو اس چیز سے سوال کیا جسنے دلالت کی انکو
اسکی نبوت پر پس کہا انہون نے گواہی دیتے ہین ہم کہ تحقیق تو نبی ہے پس فرمایا حضرت
نے کیا چیز منع کرتی ہے تمکو میری تابعداری سے کہا انہون نے کہ تحقیق داود علیہ السلام
نے دعا کی ہے رب اپنے سے یہ کہ ہمیشہ رہے اسکی اولاد مین نبی اور تحقیق ہم ڈرتے ہین اگر
ہم پیروی کرین تیری یہ کہ قتل کر ڈالین ہمکو یہود پس اس حدیث مین تارک الصلوۃ کے لیے
حجت نہین ۔

**حدیث ششم** عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له وان محمدا عبده ورسوله
وان عیسی عبد الله ورسوله وکلمته القاها الی مریم وروح منه والجنة حق
والنار حق ادخله الله الجنة علی ما کان من العمل رواه البخاری ومسلم والنسائی
**ترجمہ** فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے گواہی دی یہ کہ نہین کوئی بندگی کے لائق

سوائے اللہ کے جو ایک ہے وہ نہین کوئی اسکے لیے شریک اور تحقیق محمد اوسکا بندہ ہے اور اسکا رسول
ہے اور تحقیق عیسے علیہ السلام اللہ کا بندہ اور اسکا رسول ہے اور اسکا کلمہ ہے جو ڈالا اسکو
طرف مریم کے اور روح ہے اسکی جانب سے اور بہشت حق ہے دوزخ حق ہے داخل کریگا
اللہ تعالے اسکو بہشت مین اوپر جسکے ہو عملون سے فائدہ یہ حدیث بھی مقید ہے ان
احادیث سے جو پہلی حدیث کے نیچے گذری ہین اور لفظ علے ما کان من العمل مین دو احتمال
ہین ایک جو کرمانی اور ابن حجر نے ذکر کیا ہے یعنے ادخلہ اللہ الجنۃ علے حسب اعمالہ
من الدرجات یعنے داخل کریگا اسکو اللہ تعالی درجات بہشت مین اوپر کسی عمل کے ہو اچھا کرتا ہو
یا برا ذکر کیا اسکو ملا علے قاری نے پس جب احتمال ثانی متعین نہوا تو تارک الصلوۃ کا
دستاویز نرہا اذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال ۔

حدیث ہشتم عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یشہد
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علے النار
قال یا رسول اللہ افلا اخبر بہ الناس فیستبشروا قال اذا یتکلوا فاخبر بہا
معاذ عند موتہ تاثما رواہ البخاری ومسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین کوئی بندہ جو گواہی دے یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد
صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہے اللہ کا اپنے دل کے صدق سے مگر حرام کر دیتا ہے اللہ تعالے
اسکو آگ دوزخ پر کہا معاذ نے یا رسول اللہ کیا پس نہ خبر دون مین ساتھ اسکے لوگون کو پس
خوش وقت ہون فرمایا حضرت نے اس وقت تکیہ کر لین گے پس خبر دی ساتھ
اس کے معاذ نے نزدیک اپنی موت کے واسطے خوف گناہ کے فائدہ یہ حدیث
تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہین ہو سکتی اسلیے کہ تصدیق قلبی بدون عملون
کے صحیح نہین ہوتی ۔

قال الشیخ ابن القیم فے کتاب الصلوۃ قال اللہ تعالی لابراہیم قد صدقت الرؤیا

وابراهیم کان معتقدا لصدق رؤیاه من حین راٰہ فان رؤیا الانبیاء وحی وانما جعله مصدقا بعد ان فعل ما امر به وکذالک قوله صلی الله علیه وسلم والفرج یصدق ذالک او یکذب به فجعل التصدیق عمل الفرج ما یتمنی القلب والتکذیب ترکه لذالک وهذا صریح فی ان التصدیق لا یصح الا بالعمل ترجمہ فرمایا الله تعالے نے ابراہیم کو تحقیق سچ کیا تونے خواب کو اور ابراہیم معتقد تہا سچا ہونے خواب اپنی کا اس وقت سے کہ دیکھا تہا اسکو اسلیے کہ خواب پیغمبرون کی وحی ہے اور سولے اسکے نہین کہ بنایا الله تعالے نے اسکو تصدیق کرنیوالا بیچہے بجالانے اسچیز کے جو امر کیا گیا تہا ساتہہ اوسکے ایسا ہی قول پیغمبر صلے الله علیہ وسلم کا اور فرج سچا کرتی ہے اور جہوٹہا کرتی ہے اسکو پس بنایا پیغمبر صلے الله علیہ وسلم نے عمل فرج کا تصدیق اسچیز پر جو آرزو کرتا تہا دل اور ترک کرنا اس کا تکذیب واسطے اُسکے اور یہ صریح ہے اسبات مین کہ تحقیق تصدیق صحیح نہین ہوتی مگر ساتہہ عمل کے اور مؤید اسکے ہے حدیث انس کی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس الایمان بالتمنی ولا بالتحلی ولکن هو ما وقر فی القلب وصدقه العمل رواه ابن النجار والدیلمی فی الفردوس ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے الله علیہ وسلم نے کہ نہین ہے ایمان ساتہہ آرزو کرنیکے اور نہ ساتہہ زینت کرنیکے ولیکن ایمان وہ ہے جو ڈالا گیا دل مین اور سچ کرتا ہے اسکو عمل۔

**حدیث بیست ہشتم** عن معاذ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حق الله علی العباد ان یعبدوه ولا یشرکوا به شیئا وحق العباد علی الله ان لا یعذب من لا یشرک به شیئا فقلت یا رسول الله افلا ابشر به الناس قال لا تبشرهم فیتکلوا رواه البخاری ومسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے الله علیہ وسلم نے حق الله کا بندون پر یہ ہے کہ عبادت کرین اسکی اور نہ شریک کرین ساتہہ اسکے کسی چیز کو اور حق بندونکا الله پر یہ ہے کہ نہ عذاب کرے اسکو جو نہین شریک کرتا ساتہہ اسکے کسی چیز کو پس کہا مینے یا رسول الله پس کیا

خوشخبری پہنچاؤن مین اسکے لوگون کو فرمایا نہ خوشخبری پہنچا انکو پس بہروسا کرین گے اور عمل
چہوڑ دین گے **فائدہ** یہ حدیث مقید ہے ساتھ حدیث معاذ کے جو اوپر آچکی حدیث
گئی ہے اور وہ حدیث پہلی حدیث کی ذیل مین مذکور ہے اگر مقید نہ ہو تو لازم آتا ہے کہ کفار
موحد اور اہل کبائر مغفور ہوں اور یہ باطل ہے مگر جسکو اہل کبائر سے غفور رحیم بخشدے
**فائدہ** ان دونو حدیثون سے معلوم ہوا کہ عوام الناس سے ایسی خوشخبر پوشیدہ
کرنی واجب ہے کیونکہ بہروسا کرکے اپنی کج فہمے سے نماز اور فرائض اسلام چہوڑ دین پس
علما پر مقتضائے نہی لاتبشرہم کے واجب ہے کہ عوام الناس ایسے نمازون کو ایسی حدیثین
سنا کر ترک صلاۃ پر دلیر نہ کر دین اور حضرت کی یہ فرمانا کہ نہ کہین البتہ اگر لوگونکو عمل پر
مستقیم پاوین تو بیان کرنا خوشخبری کا منع نہین جیسا کہ حضرت معاذ نے جب لوگون کو عمل پر مستقیم
پایا اور ضرر کا ظن نہ رہا تو بیان فرمایا تا کہ کتمان علم نہ ہو

**حدیث ۴۶** عن عبادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار رواہ احمد ومسلم والترمذی

**ترجمہ** فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے گواہی دی کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے
اللہ کے اور محمد رسول ہے اللہ کا حرام کر دی اللہ نے اسپر آگ دوزخ کی **فائدہ**
اس حدیث مین تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہین کیونکہ مقید ہے ساتھ حدیث معاذ اور ابی ایوب
انصاری کے کہ پہلی حدیث کے نیچے گذری ہین یعنے جسنے کلمہ شہادت پڑہا اور فرائض
اسلام کو جنکو شہادت مستلزم ہے ادا کیا اسپر آگ دوزخ حرام ہے ورنہ لازم آتا ہے
کہ اہل کبائر کا دوزخ مین بلا توبہ بھی داخل ہونا ممنوع ہو جیسا کہ مرجیہ کا مذہب ہے
اور یہ باطل ہے اور بعض علما تاویل کرتے ہین کہ مراد حرمت خلود نار ہے **فائدہ** اور ایسا
ہی مقید ہین اور احادیث جنمین بعض اعمال پر حرمت نار وارد ہے جیسا کہ حدیث ابن عمر کی

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی قبل العصر اربعا حرمہ اللہ علی النار

رواہ الطبرانی فی الکبیر ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے پہلی نماز عصر کی چار رکعت حرام کر دیتا ہے اوسکو اللہ تعالے آگ دوزخ اور حدیث ابی ہریرہ کی قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم من کان سھلا ھینا لینا حرمہ اللہ علی النار رواہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح واقرہ والبیہقی فی سننہ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہو نرم یعنے نرم خو نرم طبع حرام کرتا ہے اللہ تعالے اسکو آگ دوزخ پر۔

حدیث پانچم عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول خمس صلوات کتبھن اللہ علے العباد من اتی بھن لم یضیع منھن شیئا استخفافا بحقھن کان لہ عند اللہ عھد ان یدخلہ الجنۃ ومن لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شاء غفر لہ رواہ مالک ولحمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم فی المستدرک باسناد صحیح ترجمہ کہا عبادہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پانچ نمازیں ہیں فرض کیا ہے انکو اللہ تعالے نے بندوں پر جسنے ادا کیا انکو نہیں ضائع کی انسے کوئی چیز خفیف جانکر حق اونکا اُسکے لیے ہے عہد اللہ کے نزدیک اگر چاہے عذاب کرے اسکو اور اگر چاہے بخشدے اسکو فائدہ یہ حدیث تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہیں ہو سکتی اسلیے کہ لفظ لم یات بھن مجمل ہے اسمیں دو احتمال ہو سکتے ہیں ایک کہ نفس نماز نہ ادا کرے جیساکہ مدنظر تارک الصلوۃ کے ہے اور دوسرا یہ کہ نماز کامل علے الوجہ المطلوب شرعًا نہ ادا کرے فاذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال بلکہ احتمال ثانی متعین ہے اسلیے کہ خود راوی حدیث نے دوسرے وقت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے صریح روایت کیا ہے اور قاعدہ مقررہ ہے کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفسر بعضھا بعضا عن عبادۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات افترضھن اللہ تعالی من احسن وضوئھن وصلاھن لوقتھن

واتم رکوعهن وسجودهن وخشوعهن کان له علی الله عهد ان یغفرله ومن لم یفعل فلیس له علی الله عهد ان شاء غفرله وان شاء عذبه رواه ابوداود والبیهقی فی سننه قال السیوطی فی جامع صغیر ہ صحیح **ترجمہ** کہا عبادہ نے سنا مینے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ پانچ نمازین ہین فرض کیا انکو اللہ تعالے نے جسنے اچھی طرح کیا وضو انکا اور پڑھا انکو اپنے وقت پر اور پورا کیا رکوع انکا اور سجود انکا اور خشوع انکا ہے اسکے لیے نزد اللہ عہد یہ کہ بخشیگا واسطے اوسکے اور جسنے نکیا پس نہین اسکے لیے ذمہ پر عہد اگر چاہے بخشے واسطے اسکے اور اگر چاہے عذاب کرے اسکو۔

**حدیث پانزدہم** عن انس قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم ثلاث من اصل الایمان الکف عمن قال لا اله الا الله لا نکفره بذنب ولا نخرجه من الاسلام بعمل الحدیث رواه ابوداود **ترجمہ** فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین جڑ ایمان کی بند رہنا اس شخص سے جو کہے لا الہ الا اللہ نہ کافر کہو تو اوسکو بسبب کسی گناہ کے اور مت نکال تو اسکو اسلام سے بسبب کسی عمل کے **فائدہ** یہہ حدیث باتفاق علما مقید ہے ساتھہ ان احادیث کے جنمین بعض عملو نپر کفر اور فقد خرج من الملۃ کا لفظ وارد ہے یعنے مسلمان کو ساتھہ کسی عمل کے مت کافر کہہ اور نہ اسلام سے خارج کر جب تک وہ عمل کفر اور شرک نہو قال علے القاری فی شرح فقہ الاکبر والمراد بعدم تکفیر احد من اهل القبلة عند اهل السنة انه لا یکفر مالم یوجد شیء من امارة الکفر وعلاماته ولم یصدر عنه شیء من موجباته **ترجمہ** کہا ملا علے قاری نے شرح فقہ اکبر مین کہ مراد ساتھہ عدم تکفیر کسی کے اہل قبلہ سے نزدیک اہلسنت کے یہ ہے کہ نہ تکفیر کیا جاوے جب تک نہ پائی جاوے کوئی چیز نشانیوں کفر سے اور اسکی علامات سے اور نہ صادر ہو اس سے کوئی چیز اسکے سببوں سے اور اگر وہ عمل کفر یا شرک ہے جیسا بت وغیرہ کو سجدہ کرنا اور تصدیق کاہن انکار پیغمبر وغیرہ تو اسکو کافر کہنا اور اسلام سے خارج کرنا جائز ہے اور تارک الصلوۃ کے حق مین تو لفظ نقدا

خرج من الملۃ کا وارد ہے پس اس حدیث مین اسکے لیے حجت نہین

**حدیث ۶۰** وارد ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ فینشر علیہ تسعۃ وتسعین
سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون
فیقول لا یارب فیقول افلک عذر قال لا یارب فیقول بلی ان لک عندنا
حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیھا اشھد ان لا الہ الا اللہ
وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یارب ما ھذہ البطاقۃ
مع ھذہ السجلات فیقول انک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ
فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیء رواہ
الترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم والبیہقی **ترجمہ** فرمایا پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نکالیگا ایک شخص کو میری امت سے روبرو خلقت کے
قیامت کے روز پس کھولے جاوینگے اوسپر ننانوین دفتر ہر دفتر مثل لنبائی نظر کے ہوگا پس
فرماویگا اللہ تعالی کیا انکار کرتا ہے تو اسمین سے کچھ کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے کاتبون
لکھنے والون نے پس کہیگا نہین اے رب میرے پس فرماوے گا پس کیا تیرے لیئے کوئی عذر
ہے کہیگا نہین اے رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالے کیون نہین تحقیق تیرے لیئے
ہمارے پاس ایک نیکی ہے اور تحقیق نہین ظلم ہے تجھپر آج کے دن پس نکالا جاوے گا
ایک رقعہ لکھا ہوگا اسمین اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس فرماویگا اللہ تعالے
حاضر ہو اپنے وزن اعمال پر پس کہے گا اے رب کیا ہے یہ رقعہ ساتھ ان دفترون کے
پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو ظلم نہین کیا جاوے گا فرمایا حضرت نے پس رکھے جاوینگے دفتر
ایک پلڑے ترازو مین اور رقعہ دوسرے پلڑے مین پس ہلکے ہونگے وہ دفتر اور بھاری ہوگا
وہ رقعہ پس نہ بھاری ہوگی ساتھ نام اللہ کے کوئی چیز **فائدہ** اس حدیث سے تارک الصلوۃ کے

کو یہ حجت کرتے ہیں کہ اگر صاحب قدرت کے پاس سوائے شہادتین کے اور عمل ہوتے تو
کو ہوتے اور یہ حجت پکڑنی ٹھیک نہیں کیونکہ خود راوی حدیث عبداللہ بن عمر نے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے کہ یہ وہ شخص ہے کہ جسکے پاس نیک عمل اور برے عمل تھے
اور اسکے برے عمل نیک عملوں سے تول میں زیادہ ہو گئے فیبعث به الی النار فاذا
ادبر بها صاح الرحمن بهیه فلا تعجلوا فانه قد بقی له حسنة فیوتی
بطاقة فیها لا اله الا الله پس بھیجا جاویگا اسکو طرف دوزخ کے پس ناگاہ آواز کرنیوالا
رحمن کا آواز کریگا مت جلدی کرو پس تحقیق باقی ہے اسکی لیے ایک نیکی پس لایا جاوے گا
رقعہ لکھا ہوگا اوسمیں لا الہ الا اللہ پس اسکی نیکیوں کا تول ببرکات کلمہ شہادت زیادہ ہوجائیگا
انتہی مختصراً رواہ احمد باسناد حسن البتہ حدیث سے عظمت اور برکت کلمہ شہادت کی معلوم ہوئی۔

## حدیث سیزدہم

عن ابی ذر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام بآیة من القرآن یرددها
حتی صلوة الغداة وقال دعوت لامتی واجبت بالذی لو اطلع
علیه کثیر منهم ترکوا الصلوة فقال ابو ذر افلا ابشر الناس قال بلی فانطلق
فقال عمر انك ان تبعث الی الناس بهذا یتکلوا عن العبادة فناداه ان ارجع
فرجع والآیة ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت
العزیز الحکیم رواہ احمد فی مسندہ ترجمہ روایت ہے ابوذر سے کہ تحقیق پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نے قیام کیا ساتھ ایک آیت کے قرآن سے بار بار پڑھتے تھے اسکو فجر کی نماز تک اور
فرمایا کہ دعا کی ہے میں نے اپنی امت کے لیے اور اجابت کیا گیا ہوں میں ساتھ اس چیز کے کہ اگر خبر
پاویں اکثر لوگ انمیں سے تو چھوڑ دیں نماز پس کہا ابوذر نے کیا پس نہ خوشخبری دوں میں
لوگوں کو فرمایا حضرت نے کیوں نہیں پس چلا ابوذر پس کہا عمر نے تحقیق تو اگر بھیجیگا طرف
لوگوں کی ساتھ اس خوشخبری کے تو تکیہ کر بیٹھیں گے عبادت کرنے سے پس آواز کی حضرت نے

ابوذر کو کہ آئیں پھر آیا ابوذر اور آیت یہہ ہے اگر عذاب کرے تو اونکو پس وہ بندے ہین تیرے اور اگر بخشش کرے تو واسطے اونکے پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا **فائدہ** یہہ حدیث تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہین ہوسکتی اسلیے کہ اسمین صرف مقام رجا کا بیان ہے یعنے اگر وہ میری دعا کی اجابت پر واقف ہون تو اون پر رجا ایسی غالب ہو کہ اپنی کج فہمی سے نماز چھوڑدین جیسا کہ یہی خوف کے مارے حضرت نے ابوذر کو پھیر لیا اور اس حدیث مین کچھہ ذکر نہین کہ وہ لوگ بعد ترک کرنے نماز کے مسلمان ہین تا کہ تارک الصلوۃ کے لیے حجت ہو بلکہ حدیث من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر گویا اسکا بیان ہے کہ وہ بعد ترک صلوۃ کے کافر ہوگئے اور ابوذر کے پھیر لینے مین بھی اسبات کیطرف اشارہ نکلتا ہے

**حدیث چہار دہم** وفی حدیث جبریل عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسلام ان تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا والایمان ان تومن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ وبالیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ رواہ مسلم وابوداود والترمذی والنسائی

**ترجمہ** فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام یہہ ہے کہ گواہی دے تو کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد رسول اللہ کا ہے اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اسکی راہ کی اور ایمان یہہ ہے کہ ایمان لاوے تو ساتھہ اللہ کے اور اوسکے فرشتون کے اور اسکی کتابون کے اور اسکے رسولون کے اور دن پچھلے کے اور ایمان لاوے تو ساتھہ تقدیر کے اسکی بھلائی اور اسکی برائی **فائدہ** اس حدیث سے تارک الصلوۃ کے لیے حجت پکڑتے ہین کہ جب قائم کرنا نماز کا اسلام مین سے ہے تو ترک صلوۃ سے اسلام زائل ہوگا نہ ایمان پس تارک الصلوۃ مومن ہوا اور یہہ ٹھیک نہین کیونکہ معنے ایمان اور اسلام کے استعمال شرع مین ایک ہین اگرچہ لغوی معنے جدا ہین

اسیواسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث وفد عبد القیس میں تفسیر ایمان کی بعینہٖ تفسیر اسلام
بیان فرمائی قال اتدرون ما الایمان باللہ وحدہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم
قال شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ
وصیام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی
والنسائی عن ابن عباس ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے
ایمان ساتھ اللہ کے جو وحدہ لاشریک ہے کہا انہوں نے اللہ اور رسول اسکا بہت جاننے والا ہے فرمایا
گواہی دینا یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد رسول ہے اللہ کا اور
قائم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور یہ کہ دو تم غنیمت سے پانچواں
حصہ اور یہ استعمال قرآن اور حدیث میں شائع ہے قال اللہ تعالےٰ فاخرجنا من
کان فیہا من المؤمنین فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین
ترجمہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے پس نکالا ہمنے اس شخص کو کہ تھا بیچ اوسکے ایمان والوں سے
پس نہ پایا ہمنے بیچ اسکے سوائے ایک گھر کے اسلام والوں سے اس آیت شریفہ میں اللہ جل شانہٗ
نے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر کے لوگوں کو مؤمنین اور مسلمین فرمایا اور حدیث میں ہے لا یدخل
الجنۃ الا نفس مسلمۃ رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ وعائشۃ
ترجمہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں مگر نفس مسلمان ولا یدخل الجنۃ الا المؤمنون رواہ
احمد ومسلم والترمذی وقال حسن صحیح والبخاری عن ابی ہریرۃ نحوہٗ ترجمہ نہیں داخل ہونگے
بہشت میں مگر ایمان والے پس جب ایمان اور اسلام شرعی دونوں ایک ہیں تو اسلام کے زائل
ہونے سے ایمان بھی زائل ہو جائیگا وفی فقہ الاکبر لابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی طریق اللغۃ فرق
بین الایمان والاسلام ولکن لا یکون ایمان بلا اسلام ولا اسلام بلا ایمان
کالظہر مع البطن ترجمہ فقہ اکبر ابی حنیفہ رحمہ اللہ میں ہے پس طریق لغت میں فرق ہے درمیان
ایمان اور اسلام کے ولیکن نہیں ہوتا ایمان بغیر اسلام کے اور نہ اسلام بغیر ایمان کے

جیسا کہ تنبیہ ساتھ پیٹ کے ۔

حدیث پانزدہم عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدواوین عند اللہ ثلاثۃ دیوان لا یعبأ اللہ بہ شیئا ودیوان لا یترک اللہ منہ شیئا ودیوان لا یغفر اللہ فاما الدیوان الذی لا یغفر اللہ فالشرک قال اللہ عز وجل انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ واما الدیوان الذی لا یعبأ اللہ بہ شیئا فظلم العباد نفسہ فیما بینہ وبین ربہ من صوم یوم ترکہ او صلوۃ ترکہا فان اللہ یغفر ذلک ان شاء ویتجاوز عنہ واما الدیوان الذی لا یترک اللہ منہ شیئا فظلم العباد بینہم القصاص لا محالۃ رواہ احمد والحاکم فی المستدرک قال السیوطی فی جامع الصغیر صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنی نامہ اعمال اللہ کے نزدیک تین طرح کے ہیں ایک وہ دفتر ہے جو نہیں پرواہ کرتا اللہ تعالے ساتھ اسکے کچھ اور دوسرا دفتر وہ ہے کہ نہیں چھوڑیگا اللہ تعالے اس سے کچھ اور تیسرا وہ دفتر ہے کہ نہیں بخشیگا اللہ تعالے ولیکن بس وہ دفتر کہ نہ بخشیگا اللہ تعالے پس شرک ہے فرمایا اللہ تعالے نے حضرت والا اور بزرگ ہے کہ تحقیق جسنے شریک ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کیا اللہ تعالی نے اسپر بہشت کو ولیکن وہ دفتر کہ نہیں پرواہ رکہتا اللہ تعالے ساتھ اس کے کچھ پس ظلم بندہ کا ہے اپنے نفس پر اس چیز مین جو درمیان اسکے اور درمیان اسکے رب کے ہے ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا یا کوئی نماز چھوڑ دی پس تحقیق اللہ تعالے بخشدیگا اسکو اگر چاہے گا اور درگذر کرے گا اس سے ولیکن وہ دفتر کہ نہ چھوڑے گا اللہ تعالے اس سے کچھ پس ظلم بندگی کا ہے بیچ درمیان اونکے قصاص ہوگا ضرور **فائدہ** یہ حدیث اس تارک الصلوۃ کے لیے حجت ہے جو ہمیشہ نماز پڑہتا ہے اور کبہی اس سے ایک نماز بسبب تکاسل اور غفلت کی ترک ہوئی جیسا کہ لفظ صلوۃ سے جو نکرہ منونہ واقع ہوا ہے معلوم ہوتا ہے تو یہہ قیامت کے دن مشیت الہی مین ہے اور اسکے لیے امید مغفرت اور معافی

کی ہے کیونکہ جب اسنے پہر ہمیشہ نماز شروع کی تو مسلمان لائق غفران ہے اسیواسطے اسکو کافر نہین کہا جاتا اور نہ اسپر لفظ تارک الصلوۃ کا بولا جاتا ہے پس یہ حدیث تارک الصلوۃ ہمیشہ کے لیے حجت نہ ہوئی۔

حدیث شانزدہم

دنی حدیث الشفاعۃ عن انس و سھل بن سعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقول یارب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ قال لیس ذلک لک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منہا من قال لا الہ الا اللہ رواہ البخاری ومسلم

ترجمہ اور حدیث شفاعت مین انس اور سہل بن سعد سے روایت ہے فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کہونگا مین اے رب میرے اذن دے مجہکو واسطے شفاعت اس شخص کے کہ کہا ہے اوسنے لا الہ الا اللہ فرماویگا اللہ تعالے نہین ہے یہ تیرے لیے ولکن قسم ہے اپنی عزت کی اور بزرگی کی اور اپنی بڑائی کی اور اپنی عظمت کی البتہ نکالون مین دوزخ سے اس شخص کو کہ کہا اوسنے لا الہ الا اللہ **فائدہ** عموم اسحدیث کا تارک الصلوۃ کی مغفرت کے لیے عمدہ دلائل سے ہی ولکن اسمین کئی احتمال ہین فاذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال احتمال اول یہہ ہے کہ وہ کافر لوگ مراد ہون جنکے سب اعمال ھباء منثورا ہو گئے اور احتمال دوسرا یہ ہے کہ ظالم لوگ مراد ہون جنکے سب اعمال مظلومون کو دلائے گئے پس ہر دو فریق کو پیغمبر اور ملائکہ اور مومن لوگ شفاعت کرنے والے نہ جانے گے کہ انکی پیشانی پر سجود کا اثر نہ ہوگا اور نہ کوئی عمل اور شافعین کو پہچان مسلمان کی یا اثر سجدے سے ہوگی یا اور اعمال سے جیسا کہ بخاری اور مسلم مین حدیث انس وغیرہ سے ثابت ہے پس اللہ تعالے انکو کلمہ توحید کی برکت سے آگ دوزخ سے نجات دیگا اور احتمال تیسرا یہ ہے کہ پہاڑی اور جنگلی لوگ مراد ہون جو بلاد معمورہ سے دور دست واقع ہین اور احکام اور فرائض اسلام سے سوا کلمہ توحید کے کچھہ خبر نہین رکھتے جیسا کہ حدیث حذیفہ سے اسبات کیطرف اشارہ نکلتا ہے

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یدرس الاسلام کما یدرس وشی الثوب حتی لا یدری ما صیام ولا صلوۃ ولا نسک ولا صدقۃ ویسری کتاب الله عز وجل فی لیلۃ فلا یبقی فی الارض منه آیۃ ویبقی طوائف من الناس الشیخ الکبیر و العجوز یقولون ادرکنا اباءنا علی هذه الکلمۃ لا اله الا الله فنحن نقولها فقال له صلۃ ما یغنی عنهم لا اله الا الله وهم لا یدرون ما صلوۃ ولا صیام ولا نسک ولا صدقۃ فاعرض عنه حذیفۃ ثم ردها علیه ثلثا کل ذلک یعرض عنه حذیفۃ ثم اقبل علیه فی الثالثۃ فقال یا صلۃ تنجیهم من النار ثلثا رواہ ابن ماجۃ باسناد حسن ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پرانا ہو جائیگا اسلام جیسا کہ پرانا ہو جاتا ہے کپڑیکا نقش یہانتک کہ نہ جانا جاویگا کیا ہین روزے اور نہ نماز اور نہ حج اور نہ صدقہ اور چلی جاویگی کتاب اللہ کی جو عزت والا اور بزرگ ہے ایک رات مین پس باقی نہ رہیگی زمین مین اس سے کوئی آیت اور باقی رہجاوینگی جماعتین لوگون سے بہت بوڑہا مرد اور بڑہیا عورت کہین سگے پایا ہمنے اپنے باپون کو اس کلمہ پر جو لا الہ الا اللہ ہے پس ہم کہتے ہین اسکو پس کہا حذیفہ کو صلہ نے کیا کفایت کریگا اونسے لا الہ الا اللہ اور حال یہ ہے کہ وہ نہین جانتے کیا ہے نماز اور نہ روزے اور نہ حج اور نہ صدقہ پس منہہ پہیرا اس سے حذیفہ نے پہیر دوہرایا صلہ نے اس کلمہ کو حذیفہ پر تین مرتبہ ہر بار منہہ پہیرتا تہا اس سے حذیفہ پہر متوجہ ہوا اسپر تیسری مرتبہ پس کہا اے صلہ خلاصی دیگا انکو آگ دوزخ سے کہا حذیفہ نے اسکو تین بار ۔

اور احتمال چوتہا یہ ہے کہ صرف کلمہ گو لوگ مراد ہون جنہون نے فرائض اسلام کو باوجود اعتقاد انکی فرضیت کے ترک کیا اور یہ احتمال تارک الصلوۃ کی مغفرت کے لیے ضعیف ہے اسلیے کہ تارک الصلوۃ تمام صحابہ اور اکثر علماء کے نزدیک تو اہل لا الہ الا اللہ مین داخل نہین اور تارک الصلوۃ کا قیامت کے روز فرعون اور قارون اور ہامان اور ابی بن خلف

کے ساتھ ہوتا جو اشد العذاب ہے موجود ہین اس احتمال کو رد کرتا ہے اور علاوہ اسکے یہ بھی مشکل ہے کہ کلمہ لسانی سواے تصدیق قلبی کے جسکو عمال لازم ہے کام آوے ولیکن بخشش اسکے بڑی بات ہے شاید خروج کے لیے دوزخ سے کافی ہو البتہ وہ علمار جو تارک الصلوۃ کو کافر نہین جانتے عموم احادیث سے حجت پکڑ سکتے ہین ولیکن تارک الصلوۃ کو جو احتمالون پر بہروسا کر کے ترک صلوۃ پر اصرار کرتا ہے سواے خسران اخروی کے کچھہ حاصل نہین واللہ اعلم ۔

## حدیث ہفتادم

وفی حدیث الشفاعۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقولون ربنا لم نذر فیہا خیرا فیقول اللہ شفعت الملٰئکۃ وشفع النبیون وشفع المومنین ولم یبق الا ارحم الراحمین فیقبض قبضۃ من النار فیخرج منہا قوما لم یعملوا خیرا قط الحدیث رواہ البخاری ومسلم **ترجمہ** فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پہر کہینگے شفاعت کرنیوالے اے رب ہمارے نہین چھوڑا ہمنے دوزخ مین نیکی کو یعنے جنکے دلمین ایک ذرہ برابر نیکی تہی وہ بہی ہمنے دوزخ مین نہین چہوڑا پس فرماویگا اللہ تعالے کہ شفاعت کی فرشتون نے اور شفاعت کی پیغمبرون نے اور شفاعت کی مومنون نے اور نہین باقی رہا مگر ارحم الرحمین پہر بہر لیوے گا اللہ تعالے ایک مٹہی دوزخ والون سے پس نکالیگا اللہ تعالے ان سے ایک قوم جو نہین کی انہون نے نیکی کبہی **فائدہ** یہ حدیث تارک الصلوۃ کے لیے عمدہ دلائل سے ہے ولیکن اسمین بہی تین احتمال ہین پہلا احتمال اول یہ ہے کہ اس قبضہ مین وہ لوگ دوزخ سے نکالے جاوین گے اور بہشت مین داخل کیے جاوینگے جو ایام جاہلیت مین گذرے ہین اور انکے پاس بشیر و نذیر نہین پہنچا اور ان کے پاس کلمہ توحید بہی نہین اگر کلمہ توحید انکے پاس ہوتا تو لفظ لم یعملوا خیرا قط انکے حق مین نبولا جاتا کیونکہ توحید لفظ خیر مین داخل ہے اور حدیث مین ہے کہ یہ لوگ بعد امتحان کے دوزخ مین داخل کیے جاوینگے رواہ البزار عن ثوبان مرفوعًا

احتمال دوسرا یہ ہے کہ اس قبضہ مین وہ لوگ ہونگے جو غیر مکلف ہین جیسا کہ بوڑھا بہوت الفقل اور وہ لڑکا جو نادانی مین فوت ہوگیا اور وہ شخص جو کچھہ سنتا بوجتا نہین جیسا کہ مادرزاد اندہا بہرا اور مجنون اور حدیث آئی کہ یہ لوگ بعد امتحان کے دوزخ مین داخل کیے جاوینگے رواہ احمد عن الاسود بن سریع مرفوعا والبیہقی عن ابی ہریرۃ مرفوعا وقال اسنادہ صحیح کذا فی تفسیر جامع البیان وعلے ہذا احادیث منہا ما ہو صحیح ومنہا ما ہو ضعیف اور کہا صاحب جامع البیان نے ایسا ہے جو شخص کہ پیدا ہوا چوٹی پہاڑ مین اور اوس نے نہین سنا رسول ایس وہ معذور ہے اور علقمی نے شرح جامع صغیر مین ذکر کیا ہے کہ شافعیہ اور اشعریہ متفق ہین اس بات پر کہ ایسے لوگ کہ جنکو دعوت نہین پہنچی دوزخ سے نکالیجاونگے اور بہشت مین داخل کیے جاوینگے واللہ اعلم۔

اور احتمال تیسرا یہ ہے کہ کلمہ گو لوگ مراد ہون اور لفظ لم یعملوا خیرا قط سے اور عمل سوا کلمہ توحید کے مراد ہون رقسطلانی نے بیچ حدیث فیعرفونہم فی النار باثر السجود رواہ البخاری عن جریر مرفوعا پس پہچانینگے شفاعت کرنیوالے مسلمانون کو آگ دوزخ مین ساتھہ اثر سجدہ کے انتہے ذکر کیا ہے قال صاحب بہجۃ النفوس ان کل من کان مسلما ولکنہ لا یصلی لا یخرج من النار اذ لا علامۃ لہ لکنہ یحتمل ان یخرج فی القبضۃ لعموم قولہ لم یعملوا خیرا قط ترجمہ کہا صاحب بہجۃ النفوس نے کہ تحقیق ہر شخص کہ ہووے مسلمان ولیکن وہ نماز نہین پڑہتا نہین نکلیگا آگ دوزخ سے اسواسطے کہ اسکے لئے علامت سجدہ نہین ولکن یہ احتمال ہے کہ نکل آوے قبضہ مین واسطے عام ہونے قول پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ لم یعملوا خیرا قط انتہے حسب بیان مسطور سوا کہ احتمال متعین نہین تو یہ حدیث تارک الصلوۃ کے واسطے دلیل نہوگی اور بتقدیر تعین تارک الصلوۃ کا قبضہ مین نکلنا بہی محتمل ہے۔

پس تارک الصلوۃ کو چاہیے کہ ان احتمالونپر بہروسا نہ کرے اور وعید جو ترک صلوۃ پر

صحیح احادیث وارد ہین منظر رکھے تا خسران اخروی جو پشت شکن ہے نہ اوٹھاوے۔

## جواب مجمل این احادیث از طرف طائفہ اولی

جب راوی ان احادیث کے خود ہی صحابہ ہین جو تارک الصلوۃ کو کافر کہتے ہین تو استدلال طائفہ ثانیہ کا ان احادیث سے عدم تکفیر تارک الصلوۃ پر کامل نہ ہوا قال الشیخ ابن القیم فی کتاب الصلوۃ قال المکفرون الذین رویت عنہم ہذہ الاحادیث التی استدل الیہم بہا عدم تکفیر تارک الصلوۃ ہم الذین حفظ عنہم من الصحابۃ تکفیر تارک الصلوۃ باعیانہم وقال ابن حزم قالوا ولا نعلم لہولاء مخالفا من الصحابۃ

ترجمہ کہا شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ مین کہ کہتے مین کافر کہنے والے بے نماز کو وہ اصحاب جو اونسے مروی ہین یہ حدیثین کہ دلیل پکڑتے ہو ساتھ اونکے اوپر عدم تکفیر تارک الصلوۃ کے خود وہی ہین کہ محفوظ ہے اونسے تکفیر تارک الصلوۃ کی اونکے ذات سے اور کہا ابن حزم نے کہا ہے علمار نے کہ نہین جانتے ہم کوئی مخالف ونکا اصحابون سے۔

## خاتمہ دربیان اختلاف علما در قتل تارک الصلوۃ وعدم قتل آن وقتل بر ترک یک نماز ست یا بر زیادہ ازان

**فصل اول** دربیان دلائل آن طائفہ علمار کہ بقتل تارک الصلوۃ فتوے دادہ اند۔

کتاب الصلوۃ شیخ ابن قیم مین ہے کہ ایک طائفہ فتوے دیتا ہین کہ تارک الصلوۃ قتل کیا جاوے اور وہ ہین سفیان بن سعید ثوری اور ابو عمر اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور حماد بن زید اور وکیع بن الجراح اور مالک بن انس اور محمد بن ادریس الشافعی اور احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ وغیرہ اور دلائل اونکے یہ ہین۔

قال الله تعالى فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وخذوهم واحصروهم

واقعدوا لهم كل مرصد فان تابوا واقاموا الصلوة واتوا الزكوة فخلوا سبيلهم

ترجمہ پس قتل کرو مشرکون کو جہان پاؤ اونکو اور پکڑو انکو اور گہیرو اونکو اور بیٹہو اون کے
واسطے ہر گہات کی جگہہ مین پس اگر توبہ کرین اور قائم نماز کو اور دین زکوۃ پس چہوڑ دو راہ انکی

فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حکم عدم قتل ترتیب ہے جب تب توبہ کرین شرک سے اور قائم کرین نماز
اور دیوین زکوۃ اور اگر ایک چیز ان مین سے ترک کرین تو حکم قتل باقی ہے پس جسنے کہا کہ جب شرک
سے توبہ کرین تو قتل انکا ساقط ہوئی یہ ظاہر قرآن کا خلاف ہے

حدیث اول عن ابی سعید قال بعث علی ابن ابی طالب وهو باليمن الى النبي صلى الله
عليه وسلم بذهيبة فقسمها بين اربعة فقال رجل يا رسول الله اتق الله فقال ويلك
الست احق اهل الارض ان يتقي الله ثم ولى الرجل فقال خالد بن الوليد يا رسول الله
الا اضرب عنقه فقال لا لعله ان يكون يصلي فقال خالد كم من مصل يقول بلسانه
ما ليس في قلبه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لم اومر ان انقب عن قلوب الناس
ولا اشق بطونهم رواه احمد والبخاري ومسلم ترجمہ کہا ابو سعید نے کہ بہیجا حضرت علی نے
اور وہ یمن مین تہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کچہہ سونا پس بانٹا اس کو پیغمبر صلے اللہ
نے چار شخصون مین پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ڈر اللہ سے پس فرمایا حضرت نے
خرابی ہو تجہے کیا نہیں ہون مین بہت لائق زمین والون کا اللہ کا ڈر رکہنے مین پس پہر کر چلا گیا
وہ شخص پس کہا خالد بن ولید نے یا رسول اللہ کیا قتل کرون مین اسکو پس فرمایا حضرت نے
نہ کہ شاید وہ نماز پڑہتا ہو پس کہا خالد بن ولید نے کہ بہت نمازیون مین سے ایسے ہین کہ کہتے ہین
زبان سے جو ان کے دل مین نہین پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
نہین حکم کیا گیا مجہے یہ کہ کرید کرون مین لوگون کے دلون پر سے اور پہاڑ ڈالون مین پیٹ
اون کے فائدہ جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے مانع قتل کا نماز قرار دیا تو معلوم ہوا

کہ تارک الصلوٰۃ قتل کیا جاوے

حدیث دوم عن عبد اللہ بن عدی بن خیار ان رجلا من الانصار حدثہ انہ اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی مجلس فسارہ یستاذنہ فی قتل رجل من المنافقین
فجہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ قال الانصاری
بلی یا رسول اللہ ولا شہادۃ لہ قال الیس یشہد ان محمدا رسول اللہ
قال بلی ولا شہادۃ لہ قال الیس یصلی الصلوٰۃ قال بلی ولا صلوٰۃ
لہ قال اولئک الذین نہانی اللہ عن قتلہم رواہ احمد والشافعی فی مسندیہما

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عدی ابن خیار سے کہ اسکو ایک شخص انصاری نے حدیث
کی کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ ایک مجلس میں تھے پس سرگوشی کی اسنے
حضرت سے ایک منافق کے قتل کیلیے اُس سے اجازت طلب کی پس پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے بلند کیا آواز پھر کہا کیا نہیں گواہی دیتا ہے کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے
اللہ کے کہا انصاری نے کیوں نہیں یا رسول اللہ اور نہیں ہے گواہی اس کی یعنے
معتبر فرمایا حضرت نے کیا نہیں گواہی دیتا یہ کہ محمد رسول ہے اللہ کا کہا انصاری
نے کیوں نہیں اور نہیں ہے گواہی اسکی یعنے معتبر فرمایا حضرت نے کیا نہیں پڑھتا
نماز کہا انصاری نے کیوں نہیں اور نہیں ہے نماز اسکی یعنے معتبر فرمایا حضرت
نے یہ وہ لوگ ہیں کہ منع کیا ہے اللہ نے مجھکو اونکے قتل سے فائدہ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قتل کرنا تارک الصلوٰۃ کا منع نہیں۔

حدیث سوم عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یستعمل علیکم امراء
تعرفون وتنکرون فمن انکر فقد بری ومن کرہ فقد سلم ولکن من رضی
وتابع فقالوا یا رسول اللہ الا نقاتلہم فقال لا ما صلوا رواہ مسلم ترجمہ
روایت ہے ام سلمہ سے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عامل کیے جاوینگے تمپر امیر ایسے

اچھی معلوم کرو گے تم بعض کام اونکے اور بُرے معلوم کرو گے بعض پس جس نے انکار کیا پس تحقیق وہ بری ہوا اور جس نے مکروہ رکھا پس تحقیق وہ سلامت رہا ولکن جو شخص راضی ہوا اور متابعت کی پس کہا صحابون نے یا رسول اللہ کیا ہم ان سے مقاتلہ نہ کرین پس فرمایا نہ جب تک وہ نماز پڑھتے ہین۔

حدیث چہارم عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله و يقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة فاذا فعلوا ذلك عصموا مني دماءهم و اموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم على الله رواه البخاری ومسلم و رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة عن ابی هريرة ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہ حکم کیا گیا ہون یہ کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک کہ گواہی دین یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد رسول اللہ کا ہے اور قائم کرین نماز اور دیوین زکوۃ پس جس وقت کیا انہون نے یہ بچائے انہون نے مجھسے خون اپنے مال اپنے مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اونکا اللہ پر ہے۔

حدیث پنجم عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة ثم قد حرمت على دماءهم واموالهم وحسابهم على الله رواه احمد وابن خزيمة في صحيحه ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہون مین کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک کہ گواہی دین یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد رسول ہے اللہ کا اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ پھر تحقیق حرام ہوئے مجھپر خون انکے اور مال اونکے اور حساب اونکا اللہ پر ہے۔

حدیث ششم عن انس بن مالك قال لما توفی رسول الله صلى الله عليه وسلم

ارتد العرب فقال عمر یا ابابکر کیف تقاتل العرب فقال ابوبکر انما قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وانی

رسول اللہ ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ رواہ النسائی قال الشیخ ابن القیم فی

کتاب الصلوٰۃ ھو حدیث صحیح ترجمہ کہا انس بن مالک نے کہ جب فوت کیے گئے پیغمبر

صلے اللہ علیہ وسلم مرتد ہو گئے عرب کے لوگ پس کہا عمر نے اے ابابکر کس طرح لڑیگا تو عرب سے

پس کہا ابوبکر نے سوا اسکے نہیں کہ فرمایا ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ امر کیا گیا ہوں میں یہ

کہ لڑوں میں لوگوں سے یہانتک کہ گواہی دیں یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے اللہ

کے اور تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ **فائدہ** پس خبر دی

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ امر لڑائی کا یہانتک ہے کہ قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ

اور خون اور مال انکے بعد شہادتین کے اور قائم کرنے نماز اور دینے زکوٰۃ کے حرام

ہیں اور پہلے اسکے حرام نہیں بلکہ مباح ہیں

ان میں کے بعض علماء تو تارک الصلوٰۃ کے مرتد ہونیکے لیے قتل کا حکم دیتے ہیں اور وہ

سعید بن جبیر اور عامر شعبی اور ابراہیم نخعی اور ابی عمرو اوزاعی اور ایوب سختیانی اور

عبداللہ بن مبارک اور اسحق بن راہویہ اور عبدالملک بن حبیب مالکی ہے اور راجح روایت

میں امام شافعی سے جیسا کہ امام بغوی کی شرح السنہ سے گذر لیا ہے اور کہا شیخ ابن القیم

نے کتاب الصلوٰۃ میں حکاہ الطحاوی عن الشافعی نفسہ حکایت کیا اس قول کو

طحاوی نے امام شافعی کی ذات سے اور مختار روایت امام احمد بن حنبل کے مذہب میں یہی

ہے جیسا کہ میزان شعرانی میں گذرا اور یہی قول ہے عمر بن خطاب اور معاذ بن جبل اور

عبدالرحمن بن عوف اور ابوہریرہ اور تمام صحابیوں کا ابو محمد بن حزم اور بعض علماء

کہتے ہیں کہ تارک الصلوٰۃ حداً قتل کیا جاوے یہ قول ہے امام مالک کا اور امام شافعی کا

ایک روایت ضعیفہ میں اور امام احمد کا ایک روایت غیر مختار میں ۔

اور مذہب سفیان ثوری اور مالک اور ظاہر مذہب شافعی اور احمد کا یہ ہے کہ جو شخص ترک کرے ایک نماز عمداً قتل کیا جاوے اور دلیل انکی ہے حدیث من ترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمداً فقد برئت منه ذمة الله رواہ احمد و ابوداؤد عن معاذ مرفوعاً ترجمہ جسنے ترک کی ایک نماز جانکر پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ اللہ کا۔ اور ایک روایت امام احمد سے یہ ہے کہ قتل کیا جاوے جب ترک کرے تین نمازیں اور تنگ ہو جاوے وقت چوتھی کا اور یہ قول مختار ہے نزدیک اصطخری شافعی کے اور وجہ اس قول کی یہ ہے کہ سبب قتل کا اصرار کرنا ہے ترک صلوٰۃ پر اور اصرار تب پایا جاتا ہے جب تکرار ترک کرے یا وجود بلایا جانے کے طرف نماز کے اور ایک دو نماز میں تو احتمال تکاسل اور غفلت باقی ہے اور بعض علما کہتے ہیں کہ اگر نماز ایسی ہے کہ دوسرے کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے جیسا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا تو قتل نہ کیا جاوے یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت گذر جاوے تاکہ شبہ جمع کا بھی رفع ہو جاوے جو نماز پہلی میں باقی تھا اور یہ قول ہے ابو اسحٰق حنبلی کا اور نقل کیا ہے ابو اسحٰق نے عبداللہ بن مبارک یا وکیع بن جراح سے شک سے اور امام احمد کا ایک روایت میں۔

## فصل دوم بیان دلائل آن طائفه علما که بعدم قتل تارک الصلوٰۃ رفته اند

اور دوسرا طائفہ اسطرف گئے ہیں کہ تارک الصلوٰۃ قتل نہ کیا جاوے بلکہ قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے یا مر جاوے اور وہ ہیں محمد بن شہاب زہری اور سعید بن مسیب اور عمر بن عبدالعزیز اور ابوحنیفہ اور مزنی وغیرہ اور دلائل انکے یہ ہیں۔

حدیث اول عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها عصموا مني دمائهم

اموالھم الا بحقھا رواہ البخاری ومسلم والترمذی ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک کہ گواہی دین یہ کہ کوئی بندگی
کے لائق نہین سواے اللہ کے پس جسوقت کہا اونہون نے یہہ بچالے اونہون نے
مجہسے خون اپنے اور مال اپنے **فائدہ** یہ حدیث عدم قتل تارک الصلوۃ کے لیے حجت
نہین ہوسکتی کیونکہ خود راوی حدیث ابی ہریرہ سے یہ حدیث مقید بہ تصدیق رسول و اقامۃ
الصلوۃ وغیرہ عنقریب گذر چکی ہے اور اگر مقید نہ کیجاوے تب بھی تارک الصلوۃ کے
لیے حجت نہین اسلیے کہ نماز اعظم حقوق اسلام سے ہے پس جب قتل کرنا تارک الصلوۃ کا استثنا
الا بحقھا مین داخل ہوا تو قتل کرنا اسکا ناحق نہ ہوگا ۔

**حدیث دوم** عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرأ
مسلم یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث الثیب الزانی والنفس
بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ رواہ البخاری ومسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین روا خون شخص مسلمان جو گواہی دیتا ہو یہ کہ کوئی بندگی کے لائق
نہین سوائے اللہ کے اور تحقیق مین رسول ہون اللہ کا مگر بسبب ایک کے تین چیزون سے
ایک زنا کہ سنگسار کیا جائے زانی بیاہا ہوا اور دوسرا قتل کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے
اور تیسرا چھوڑنے والا دین اپنے کو جدا ہونے والا جماعت سے **فائدہ** یہ حدیث عدم قتل
تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہین ہوسکتی بلکہ اقوی دلائل سے واسطے قتل کرنے تارک
الصلوۃ کے اسلیے کہ چھوڑنے والا دین کا ہے بسبب ترک کرنے نماز کے جو عمود الاسلام
اور رکن اعظم دین کا ہے انتہے مافی کتاب الصلوۃ لابن قیم رحمہ اللہ

## تذنیب ذم سارق الصلوۃ مین اور اسکی نماز مقبول نہین

عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوء الناس سرقۃ الذی

یسرقا من صلوته قالوا یارسول اللہ وکیف یسرقا من صلوته قال لایتم رکوعها و
لاسجودها وخشوعها رواه احمد ورواه ابو یعلی وابوداؤد طیالسی عن ابی سعید
مرفوعاً قال العزیزی اسناده صحیح ورواه الطبرانی نحوه ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ بدتر لوگون کا چوری مین وہ شخص ہے جو چوری کرتا ہے اپنی نماز سے صحابون نے کہا
یارسول اللہ کسطرح چوری کرتا ہے اپنی نماز سے فرمایا نہین پورا کرتا رکوع اسکا اور نہ سجود اور خشوع
اسکا فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پورا نہ کرنا رکوع اور سجود اور خشوع کا نماز مین جیسا کہ اس زمانہ
مین مروج اور معمول ہے گناہ کبیرہ ہے

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الصلوات
لوقتها واسبغ لها وضوءها واتم لها قیامها وخشوعها ورکوعها وسجودها
خرجت وهی بیضاء مسفرة تقول حفظك الله کما حفظتنی ومن صلی لغیر
وقتها ولم یسبغ لها وضوءها ولم یتم لها خشوعها ولا رکوعها ولا سجودها
خرجت وهی سوداء مظلمة تقول ضیعك الله کما ضیعتنی حتی اذا کانت
حیث شاء الله لفت کما یلف الثوب الخلق ثم ضرب بها وجهه رواه الطبرانی
فی الاوسط ورواه ابوداؤد الطیالسی والبیهقی عن عبادة بن الصامت مرفوعاً قال
السیوطی صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی نمازین اپنی وقت پر اور
کامل کیا وضو اونکا اور پورا کیا قیام اونکا اور خشوع اونکا اور رکوع اونکا اور سجود اونکا نکلجاتی
ہے درحالیکہ وہ سفید روشن ہے کہتی ہے حفاظت کرے تیری اللہ تعالی جسطرح حفاظت
کی تونے میری اور جسنے پڑھین نمازین بے وقت اور نہ کامل کیا وضو اونکا اور نہ پورا کیا
خشوع اونکا اور نہ رکوع انکا اور نہ سجود اونکا نکلجاتی ہے درحالیکہ وہ سیاہ اندھیری ہے کہتی ہے
ضائع کرے تجھکو اللہ تعالی جسطرح ضائع کیا تونے مجھکو تاکہ جب وقت ہوتی ہے جہانپر چاہے اللہ تب لپیٹی جاتی ہے
جیسا کہ لپیٹا جاتا ہے کپڑا پرانا پھر ماری جاتی ہے وہ اسکی مونہہ پر فائدہ اس حدیث سے

یجوز وانهم اخرجوه بعدم تاتی الشروط فیہ غالبا یدل علیہ
مسح جائز ہے اور تحقیق فقہا نے نکالا اسکو واسطے نہ حاصل ہونے شرطونکے اسمین غالبا دلالت کرتا ہے اسپر

ما فی المستصفی حیث علل عدم جواز المسح علی الجورب من کرباس بانہ لا یمکن
کہ مستصفی مین ہے جب سبب ناجائز ہونے مسح کا جورب کرباس پر یہ بیان کیا کہ

تتابع المشی علیہ فانہ یفید انہ لو امکن جاز ویدل علیہ ایضا
پے در پے چلنا ممکن نہ ہو بس تحقیق اس سے حاصل ہوا کہ اگر ممکن ہو تو جائز ہے اور نیز دلالت کرتا ہے اوسپر

ما فی ط عن الخانیۃ ان کل ما کان فی معنی الخف فی ادمان
وہ کہ طحطاوی نے خانیہ سے نقل کیا ہے کہ تحقیق جو جورب ہو معنے موزہ مین ہمیشہ

المشی علیہ وقطع السفر بہ ولو من لبد رومی یجوز المسح علیہ
چلنے مین اوسپر اور سفر قطع کرنے مین ساتھہ اوسکے اگرچہ نمدہ رومی سے ہو مسح اسپر جائز ہے

انتہی ما فی الشامی والثخین ان یقوم علی الساق من غیر شد
شامی اور ثخین وہ کہ کہڑی رہے پنڈلی پر بغیر باندہنے کے

ولا یسقط ولا یشف ثم المسح علی الجورب اذا کان منعلا
اور نہ گرے اور نہ شفاف ہو پہر مسح جورب پر جسوقت منعل ہو

جائز اتفاقا وان لم یکن منعلا او کان رقیقا غیر جائز اتفاقا وان
اتفاقا جائز ہے اور اگر منعل نہ ہو یا رقیق ہو اتفاقا جائز نہیں اور اگر

کان ثخینا فهو غیر جائز عند ابی حنیفۃ وقالا یجوز لما رواہ
ثخین ہو پس جائز نہیں مسح نزدیک ابو حنیفہ کے اور کہا صاحبین نے کہ جائز ہے اسلیئے کہ روایت کیا ہے

الترمذی عن المغیرۃ بن شعبۃ قال توضا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے

ومسح علی الجوربین والنعلین وقال حدیث حسن صحیح ورواہ ابن حبان
اور مسح کیا جوربین پر اور نعلین پر اور کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ابن حبان

في صحيحه ايضا وعليه الفتوى كذا في الهداية واكثر الكتب و

ليے صحیح میں اور اسپر فتوے ہے ایسا ذکر کیا ہے ہدایہ میں اور اکثر کتابوں میں اور

هذا بخلاف الرقيق فان الدليل يفيد اخراجه من الاطلاق لانه

برخلاف رقیق کے ہے اسلیے کہ دلیل فایدہ دیتی ہے اوسکے نکالنے کا اطلاق سے کہ وہ

ليس في معنى الخف انتهى ما في البحر

بیچ معنے موزہ کے نہیں ہے۔

پس قاموس اور صراح سے واضح ہوا کہ جورب جو رقیق ہوتا ہے سو وہ معنے خف کے نہیں ہے بنابر اسکے کہ جورب کے معنے لفافہ الرجل ہے اور خف لبس معنے میں مستعمل نہیں ہوا کیونکہ مفاد خف کا عرفا یہ ہے کہ ساتر اور منتعل الشی ہو اور پانی اوسمیں نفوذ نہ کرے اور جورب پر دلالت خف کی قاصر ہے تو جورب جبتک حکم خف میں نہ ہو یعنی مجلد اور منعل یا ثخین نہو تو مسح اوسپر جائز نہ ہوگا لان الخف في الشرع اسم للمتخذ من الجلد الساتر للكعبين فصاعدا انتهى ما في البحر وغيره آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی جورب پر مسح کیا کہ جو ہم معنے خف کے تہا عرفا یا خف کے اوپر جورب پہنکر مسح کیا ہو والجورب خف يلبس على الخف الى الكعب پس عمل متفق علیہ کرنا چاہیے کہ نہ اختلاف سے دور ہو اور یہی اصح ہو کہ پتابہ رقیق پر مسح جائز نہیں کیونکہ بحکم خف میں نہیں ہے جیسا رسالہ کیا المحنفی علے الماہر تعامل السلف الصالحین۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مصفی شرح موطا میں ارقام فرماتے ہیں جو خف ساتر موضع فرض ہست کہ ممکن باشد تتابع مشی دران مسافر را در حاجات خود نزدیک حط و ترحال و غیر آن و ممنوع کند منع نفوذ آب نکند مانند پاتابہ جامہ و نباتات و تحریر مسئلہ آنکہ خفی بالسبب خفی ابو شہر و لیس در قدم چند قسم ست خف و نعل و جورب و جرموق و ہر یکے را بروجہ دیگرے استعمال کنند لیکن حل ساتر تمام قدم نیست تا شناخت پس بقیاس این صفتے نفسی پیدا شد در خف و جرموق

بالائے ستالنگ لغو ست زیراکہ فرضیت غسل پا بران موضع راہ نیست پس درحد ساتر موضع فرض گفتیم یا برتمام کو اعضا ساتر ساق دلالت کند وجورب از جامہ و نبات و مانند آن مے باشد و تنقیح آن حسبیست کہ نفوذ آب را منع نہ کند پس احتراز کردیم ازان و جرموق خفی کہ بالائے خف پوشند پس ازان نیز احتراز کردیم و چون در افراد اخفافے کہ درمیان مسلمین شائع بودہ است چہ سلف و چہ خلف نظر کردیم امکان مشی دران صفت لازم یافتیم و چون امکان مشی متفاد شد است بسبب لطافت خف و کثافت آن چنانکہ نعال مے بینیم کہ در نعل متر فہین طاقت مشی بست کروہ سی کروہ کہ اہل بادیہ سیر وند کجا پس قدر یکہ اہل فاہمیت ازان متفاد نیست تند اخذ کردیم پس این حد مترتب شد و خفی کہ از حد ساتر ندو مشل او را چہ سم کثیف گرفتہ باشند حکم خف دارد لسنتہے ما فی المصفی وغیرہ واللہ اعلم بالصواب فاعتبروا یا اولے الالباب

الثقلین محمد تلطف حسین خادم شریعت رسول

۱۳۰۹ کونین ۱۲ شرف سید فد شریف حسین

۸۱ محمد ۱۲ سید نذیر حسین

احمد حسن سید

محمد الحمید عبد

نعم المولی و نعم النصیر ۱۲۹۲

یہ جواب صحیح ہے کیونکہ مسح جوربین کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں اور نہ صحابہ سے صحت کو پہنچا ہے البتہ مسح جوربین منعلین پر حدیث مغیرہ بن شعبہ کی دلالت کرتی ہے قال

توضأ النبي صلى الله عليه وسلم ومسح على الجوربين والنعلين رواه احمد والترمذي وقال حسن صحيح وابوداؤد وضعفه وابن ماجة ترجمہ

کہا مغیرہ نے کہ وضو کیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا جوربین پر ساتھ نعلین کے

قال الشیخ معنی الحدیث ان یکون قد لبس النعلین فوق الجوربین

کما قالہ الخطابی وقال لم یقتصر علے مسحہما بل ضم الیہما

مسح النعلین فخفی علی من یدعی جواز الاقتصار علے مسحہما

الا الدلیل ترجمہ کہا شیخ دہلوی نے معنے حدیث کے یہ ہین کہ تحقیق پہنے ہون نعلین اوپر

جوربین پر جیسا کہ کہا خطابی نے اور کہا کہ نہین اقتصار کیا حضرت نے مسح جوربین

پر بلکہ اونکے ساتھ مسح نعلین کا ملایا پس جو شخص دعوے کرتا ہی جواز اقتصار مسح کا جوربین

پر سو اسپر دلیل ہے یعنے دلیل مثبت اس مدعے کی بیان کرے اور اگر کہا جاوے کہ

حضرت نے مسح جوربین اور نعلین کا علیحدہ علیحدہ کیا ہوگا تو اس احتمال کو خود سیاق حدیث

رد کرتا ہے اسلیے کہ ایک وضو مین مسح جوربین اور نعلین کا جدا جدا متصور نہین اور یہ

استدلال بھی بعد تسلیم کرنے تصحیح ترمذی کے ہے ورنہ اکثر سلف سے ضعف اس حدیث

کا منقول ہے۔

قال ابن ہمام ھذا ان اصح کما قال الترمذی والا فقد نقل تضعیفہ

عن الامام احمد وابن مہدی ومسلم قال النووی کل منہم لو انفرد

قدم علے الترمذی مع ان الجرح مقدم علے التعدیل ترجمہ

کہا امام ابن ہمام نے یہ ٹھیک ہے اگر حدیث صحیح ہو جیسا کہ ترمذی نے کہا ورنہ اسکا

ضعف امام احمد اور ابن مہدی اور مسلم سے منقول ہے کہا نووی نے اگر ہر ایک

ان مین سے منفرد ہو تو ترمذی پر مقدم ہے باوجود اسکے کہ جرح مقدم ہے تعدیل

پر اور اکثر علماء سلف وخلف نے مسح جورب ثخین پر جو کل اوصاف مین مشابہ موزہ کے

ہو موزہ پر قیاس کرکے جائز کہا ہے جیسا کہ ترمذی نے سفیان ثوری اور عبدالله بن

مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق سے نقل کیا ہے قالوا یمسح علے الجوربین وان

ایکونا تعذیت اذا کانا ثخینین ترجمہ کہا انہون نے کہ مسح کیا جاوے جوربین پر اگرچہ پایتابہ نہ ہون جب ہون وہ ثخینین یعنی اسطرح فقہا نے تعریف ثخین کی ایسی کی ہے جسسے مشابہت اُسکی ساتھ موزہ کے مفہوم ہو یعنے قطع مسافت اور مشی یعنے چلنا اوسمین ممکن ہو اور اس سے پانی نہ ٹپکے اور شفاف نہ ہو اور بغیر باندھنے کے پنڈلی کے ساتھ کہڑی رہے پس ایسی جورب پر بطریق قیاس فقہی مسح جائز ہوا نہ جورب رقیق پر جیسا اثنا عشریہ کرتے ہیں اور منہج وغیرہ واللہ اعلم بالصواب

تمام شد رسالہ حکم النبی المقرون المصلی

خادم الرحمان
عبدہ محمد عثمان

## ابیات مفیدہ در فضائل نماز حسب ارشاد خادم اہل السنہ فقیر محمد تاجر کتب لاہور

ای عزیزو ہر طرح سے فرض ہے تعمیر نماز
جان کو دل کو ہمیشہ بہتی ہے خوشتر نماز
مرد و عورت لڑکی لڑکا خادم اور لونڈی غلام
بہر مقبولی خالق بہر محبوبی خلق
اٹھ اذان فجر سے پہلے کہ ہو تفریح دل
فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کی رات دن
اور سب اعمال نیک و بد کی پرسش پیچھے ہو
سب فرشتوں کو بہی پیارا ہے نمازی آدمی
باغ جنت قصر جنت حور جنت یک طرف
بارگاہ حق تعالے میں ہے وقت حاضری
لوگ تو سو سو طرح سے کرتے ہیں زہد و ریاض
ہے بہت تاکید قرآن میں نہیں ہوگی معاف
تندرستی ہو یا ہو بیماری وطن ہو یا سفر
پانی ہو یا نہ ہو پانی میسر یا کرے پانی ضرر
جسکو بیماری سے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو

ہے یہ واجب مسجد رو مسجد میں ہو پڑھ کر نماز
جامے کو رکہتی ہے پاک اور جسم کو اطہر نماز
چاہیے پڑھتے رہیں چھوٹے بڑے گہر گہر نماز
دو نو عالم میں ہو گی ہر کام سے بہتر نماز
کر طہارت اور وضو پھر پڑھ اذان کہہ کر نماز
پنجگانہ پڑھ جماعت سے ہمیشہ ہر نماز
پوچھیں گے پہلے ملک ہنگامہ محشر نماز
زینت اسلام اہل دین کا ہے زیور نماز
حشر کے دن ہوگی خالق کی طرف رہبر نماز
رکھ امید و بیم دل سے اور ادا تو کر نماز
کیا کمال اسمین ہوا تو نے گذاری گر نماز
شادی و غم میں کسی حالت میں مومن پر نماز
گر نہ ممکن ہو اگر نا پڑے سواری پر نماز
پڑھ تیمم سے برابر ہوگی تو بے ڈر نماز
تو اشارے سے پڑھے وہ صاحب بستر نماز

ترک اسکو جو کرو کیا جانے کیا ہو اسکا [illegible]

جو قضا باقی ہے اُنکا یون ادا کرنا ہے سہل
ہین وہی مقبول درگاہ خدائے دوجہان
دیکہو شاہِ کربلا کو قتل کے میدان مین بہی
جب اذان جمعے کی سن لے جانب مسجد توار
وقت ہو جاتے نہ تنگ اے دل تو سستی دور کر
ایسی بے ترکیب مت پڑہنا خدا کے واسطے
حال پر افسوس اُن لوگون کے جو پڑہتے نہین
حق تو یہ ہے بے نمازی بہاگتے کوسون تلک
ہوکے مومن جو ادا کرتا نہین اس فرض کو
دست و پا بینی و پیشانی نہ کچہہ گہس جائینگے
منحصر کچہہ انس و جن حور و ملائک پر نہین
طوطا مینا شیر آہو چہچلی مرغابی سدا
جملہ حشرات و نباتات و بہایم اور جبال
ایک رکعت پڑہنے سے ہو ایک ہی رکعت کا اجر
پاس کی مسجد مین پچیس کا پاوے ثواب
ایک رکعت کی ادا سے ہو ثواب نصف لاکہہ
ایک کے بدلے ملےگا لاکہہ کا اُسکو ثواب
لاکہہ کا چوتہائی حصہ اُسکو ہاتہہ آئے ضرور
بے نمازی سے کوئی پوچھے کہ پیرو کس کے ہو
پیشواؤن کے طریقے پر ہی چلنا چاہیے
پڑہتی تہین بی فاطمہ پڑہتے حسن پڑہتے حسین
پڑہتے تہے محبوب سبحانی و خواجہ جی مدام
ان اماموں کے اگر قدموں پہ رکہو گے قدم
جو نمازی ہین بہتر ہے مقبول انکے صدقے سے

ہو سعادت جس سے ہو جائے قضا بہی گر نماز
پڑہ لے بعد ایک ایک کی ہر وقت پچہلی ہر نماز
جو ادا کرتے ہین شوق و ذوق سے اکثر نماز
سامنے ہے موت کے بیٹہے نہ جہوڑی پر نماز
سنتین پڑہ خطبہ سن پہر پڑہ جہکا کر سر نماز
چاہیے ہر ساعت مسنون سے اوپر نماز
روز محشر حوالت ہین تیرے منہ پر نماز
کیا کسی سے کچہہ طلب کرتی ہے مال و زر نماز
کوئی پیسا دینا پڑتا گر انہین پڑہ کر نماز
ہو بہلا اُسکے جنازے کی روا کیونکر نماز
گر پڑہے گا حسب حکم حضرت داور نماز
خلق ساری ہے نمازی جان کر بہتر نماز
پڑہتے ہین کل ساکنان کوہ و بحر و بر نماز
صبح سے دن بہر پڑہنا اور شام سے شب بہر نماز
کوئی دوکان مین پڑہ سکیگا یا پڑہ سکیگا گہر نماز
پا پانچ سو کا مسجد جامع مین پڑہ لے گر نماز
مسجد نبوی مین جو کوئی پڑہے جا کر نماز
جو نمازی جا کے پڑہ لے کعبے کے اندر نماز
جو پڑہے بیت المقدس مین کہڑا ہو کر نماز
پیشوا لوگ جتنے تہے پڑہتے تہے افزون تر نماز
پڑہتے آئے ہین ہمیشہ سید و پیغمبر نماز
پڑہتے تہے صدیق و فاروق و غنی حیدر نماز
شاہ مدار و سید سالار پڑہتے ہر نماز
ہوگی شافع حشر مین وکہلائیگی جوہر نماز
کر تو عاصی کی قبول اے خالق اکبر نماز

# فہرست مضامین رسالۂ محاکمۃ النبی بکفر من لم یصلی